بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں
خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو (یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔) سورۃ نساء آیت نمبر 59

تشہد نماز میں شہادتِ ثالثہ کی شرعی حیثیت

مؤلف:

حجۃ الاسلام حضرت علامہ الحاج اختر حسین نسیم دامت برکاتہم

شعبہ نشر و اشاعت
جامعہ عربیہ مصباح العلوم الجعفریہ حسین آباد ملتان
Ph: 061-4570851

امام حسن عسکری علیہ السلام کی پیشین گوئی

امام حسن عسکری علیہ السلام آئندہ زمانے کے بارے میں پیشگوئی کرتے ہوئے ابو ہاشم سے فرماتے ہیں! کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان ظاہراً تو خوشحال نظر آئیں گے مگر ان کے دل تاریک اور مردہ ہوں گے۔ اس زمانے میں سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھا جائے گا۔ مومن کو حقارت اور فاسق و فاجر کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ان کے حاکم ان پر ظلم و ستم کریں گے۔ علماء حقہ گھروں کی تاریکیوں میں محصور ہو کر رہ جائیں گے امراء غریبوں کا حق کھائیں گے چھوٹے بڑوں پر سبقت حاصل کریں گے ایسے لوگوں کے نزدیک ہر جاہل کو عقل مند سمجھا جائے گا ہر سفید پوش آدمی کو محتاج سمجھا جائے گا۔ نیک اور بد کی تمیز ختم ہو جائے گی۔ بھیڑ اور بھیڑیے کی پہچان ختم ہو جائے گی۔ امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خدا کی بدترین مخلوق ایسے علماء ہوں گے جو فلسفہ اور تصوف کی طرف مائل ہوں گے خدا کی قسم یہی لوگ دشمنان مذہب اور منحرفان دین ہیں اور یہی لوگ ہمارے شیعوں اور محبوں کو گمراہ کرنے والے ہیں ایسے لوگ ہمارے دشمنوں سے زیادہ دوستی رکھیں گے۔ خبردار یہی لوگ مومنین کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والے ہیں اور یہی لوگ مومنین کو بے دینوں اور ملحدوں کے طریقوں کی طرف بلائیں گے پس جو بھی انہیں دیکھے کہ وہ ان سے احتراز کرے اور اپنے دین کی حفاظت کرے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے ابو ہاشم جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ سب میں نے اپنے آباء (علیہم السلام) سے سنا ہے۔ (مجموعۃ الاخبار ص ۲۳۸، بحوالہ سفینۃ البحار)

التماس! مومنین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ ان گندم نما جو فروش، علماء کا لبادہ اوڑھنے والے، خود ساختہ علاموں اور منبر کے اجارہ داروں کے دام فریب سے بچیں اور امام کے فرمان کے مطابق بھیڑ اور بھیڑیے کی پہچان کریں۔

لباس خضر میں یاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

سورۃ نساء آیت نمبر ۵۹

اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو (یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔)

تشہدِ نماز میں شہادتِ ثالثہ کی شرعی حیثیت

مؤلف:

حجۃ الاسلام حضرت علامہ الحاج اختر حسین نسیم دامت برکاتہم

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ مصباح العلوم الجعفریہ حسین آباد ملتان

Ph: 061-4570851

ضابطہ

نام کتاب: تشہدِ نماز میں شہادت ثالثہ کی شرعی حیثیت

تالیف: علامہ اختر حسین نسیم

حروف خوانی: مولانا قدیر عباس حیدری

بہ اہتمام: مولانا اعجاز حسین جعفری، مولانا تنویر حسین
ڈاکٹر توقیر حسین صدیقی

تاریخ اشاعت: مارچ 2009ء

مشینی خطاطی: الکتاب گرافکس

قیمت: -/70 روپے

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت **جامعہ عربیہ مصباح العلوم الجعفریہ** حسین آباد ملتان

ملنے کا پتہ

یہ کتاب و دیگر ہمہ قسم دینی و مذہبی کتب کا مرکز
کتب خانہ صوبیدار خادم حسین جعفری
جعفریہ بازار شیعہ میانی ملتان فون: 061-4781973

AQUAID-E-HAQQA

فہرست

عرض مولف: 6

اظہارِ تشکر 7

پیش لفظ 8

فضائل امیر المؤمنین پر مشتمل ایک حدیث 9

مؤمنین باتمکین کی خدمت میں گزارش 15

علماء اعلام کے فتاویٰ کے مطابق بھی تشہد میں صرف دو شہادتیں واجب ہیں 15

برادران ایمانی! 19

حضرت صادق آل محمدؑ کی عملاً تعلیم کردہ کیفیت نماز 20

تقلید کیا ہے؟ 24

مسئلہ تقلید فطرت کے عین مطابق ہے 25

مسئلہ تقلید قرآن کی روشنی میں 25

مسئلہ تقلید احادیث معصومینؑ کی روشنی میں 28

لمحہ فکریہ! 32

اسمائے گرامی مجتہدین عظام وحوالہ کتب فقہیہ 33

فتاویٰ 34

چند شبہات اوران کا ازالہ! 51

لمحہ فکریہ 57

حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا 57

AQUAID-E HAQQA

عرض مؤلف

اس میں کوئی شک نہیں کہ محبت اہل بیت علیہم السلام باعث نجات ہے۔ مگر محبت کے لئے اطاعت ایک لازمی تقاضا ہے۔ بغیر اطاعت کے محبت کے دھوکے کو خود اہلبیت علیہم السلام نے نا قابل قبول قرار دیا ہے۔ جیسا کہ جناب جابرؓ کی روایت ہے کہ:

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا (اے جابر) خدا کی قسم ہمارے شیعہ صرف وہی ہیں جو فرائض الہیہ کا خیال رکھیں اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری کریں۔

خدا کی قسم! اے جابر کوئی شخص بغیر اطاعت کے اللہ کی بارگاہ میں تقرب حاصل نہیں کرسکتا اور ہمارے پاس آتش جہنم سے بچانے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ اللہ کے مقابلے میں کسی کی حجت چل سکتی ہے۔ جو اللہ کی اطاعت کرے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہماری ولایت کا فائدہ صرف عمل اور پرہیزگاری سے حاصل ہوسکتا ہے۔ پس محبت کا لازمہ اطاعت ہے اور اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے تمام اعتقادات وعبادات میں محمد وآل محمد علیہم السلام کی پیروی کریں۔ عقیدہ وہی رکھیں جو محمد وآل محمد نے فرمایا ہو اور عمل اسی طرح کریں جس طرح انہوں نے حکم دیا ہو۔

AQUAID-E-HAQQA

مگر اس کے برعکس آج مظلوم کربلا کے پاکیزہ منبر سے نصیریت وشخصیت پرستی شاہیت اور آغاخانیت کو شیعیت کا لبادہ پہنا کر عوام کے سامنے پیش کیا جارہا ہے اور سادہ لوح شیعوں کو راہِ حق سے منحرف کیا جا رہا ہے جبکہ یہ مسلم ہے کہ مذکورہ تمام فرقے گمراہ ہیں اور ان کا مذہب شیعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج باطل عقائد کی ترویج کے ساتھ ساتھ عبادات میں اپنی من پسند اختراعات کو شامل کر کے مذہب شیعہ کا حلیہ بدلا جارہا ہے اور تعلیمات آل محمد کا مذاق اڑایا جارہا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ اگر علما حقہ ان کی اس ملحدانہ روش کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو انہیں گالیوں دھمکیوں اور توہین آمیز سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

لیکن ہم ان دشمنان دین و مذہب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہماری گردنیں کٹ تو سکتی ہیں مگر ان کے باطل ومشرکانہ نظریات کے سامنے جھک نہیں سکتیں۔ اور یہی مظلوم کربلا کی تعلیم ہے۔

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نوکِ سناں پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

اظہارِ تشکر

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ روزِ قیامت خداوند متعال اپنے بندوں میں سے ایک بندے سے فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں شخص کا شکریہ ادا کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں میں نے تو صرف تیرا شکر ادا کیا ہے۔ ارشاد ہوگا جب تو نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا تو (گویا) تو نے میرا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ پھر امامؑ نے فرمایا:

تم میں سے شکر کرنے والا وہ ہے جو لوگوں کا شکریہ ادا کرے (بحوالہ عین الحیاۃ ص ۱۹۸)

بنابریں! ہم شکر گزار ہیں! محسنینِ قوم و مخلصین ملت جناب میر رجب علی جناب میر ضمیر الحسن اور جناب ملک سجاد حسین صاحبان حفظھم اللہ تعالیٰ (حال وارد برمنگھم انگلینڈ) کہ جنہوں نے "تشہد نماز میں شہادت ثالثہ کی شرعی حیثیت" کی اشاعت کے جملہ اخراجات برداشت کر کے اپنے نامہ اعمال میں باقیات صالحات کا اضافہ کیا۔

AQUAID-E-HAQQA

خداوند تعالیٰ ان کی اس خدمت جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کا اجر و ثواب بتصدق چہاردہ معصومین علیھم السلام جملہ مومنین و مومنات جو اس دارِ فانی سے انتقال کر چکے ہیں اور ان کے لئے طلب مغفرت کرنے والے پسماندگان میں کوئی نہیں ان سب کی روح کو بالعموم اور میر لہراسب علی خان مرحوم، میر منظور حسین مرحوم اور ملک عبدالرحیم مرحوم اور رابعہ بی بی مرحومہ اور میر گل حسین، میر جمشید علی اور میر مشتاق حسین مرحوم کی ارواح کو ایصال فرمائے اور انہیں اپنی مغفرت کاملہ سے نوازے، نیز میر ضمیر حسین اور ملک سجاد حسین کو صحت و سلامتی کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر مذکورہ مرحومین کی روح کو ایصال فرمائیں۔ (شکریہ)

(ملتمس ادارہ)

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذی تحیرت فی اشعة انوار جماله اوهام المتوهمین وتقاصرت عن ادراک کنه کماله افکار المتفکرین والصلوة والسلام علی محمد افضل الخلائق اجمعین و عترته الاطایب المطهرین الذین هم المنتخبون لتوضیح المسائل وقواعد الدین. وحسبنا الله ونعم المعین والحمدلله الذی جعلنا من المؤمنین المطیعین ولم یجعلنا من المعاندین الناصبین ولامن الغلاة المفوضین لعنهم الله علیهم اجمعین اما بعد!

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خداوند متعال نے وہ فضائل وکمالات عطا فرمائے ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں ہے اور ان فضائل وکمالات میں بعد از پیغمبر کوئی بھی آپ کا سہیم وشریک نہیں۔ حدیث قدسی میں ارشاد پروردگار ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

ولایة علی بن ابیطالب حصنی فمن دخل حصنی امن من ناری.

علیؑ بن ابی طالب کی ولا میرا قلعہ ہے جو میرے اس قلعہ میں داخل ہوا اس نے میرے عذاب سے امان پائی۔

اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لایقبل ایمان عبد الا بولایته والبرائة من اعدائه.

کسی شخص کا ایمان اس (علی) کی ولا اور اس کے دشمنوں سے برائت وبیزاری کے بغیر قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

من احب علیا کان طاهر الاصل ومن ابغضه ندم یوم الفصل.

علیؑ کا محب طاہر الاصل (حلال زادہ) ہے اور اس کا دشمن روز قیامت نادم وپشیمان ہوگا۔ (جامع الاخبار صفحہ ۱۵۴)

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مولائے کائنات کے تمام فضائل کا احاطہ ممکن

نہیں ہے۔البتہ اپنی بخشش و مغفرت کیلئے چند ایک فضیلتیں سپرد قلم کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ اگر خدا نے ہماری یہ عبادت قبول فرمالی تو یہ ہماری نجات کا وسیلہ بن جائے گا۔

جیسا کہ پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے بھائی علیؑ کی ایک فضیلت لکھے گا جب تک وہ تحریر باقی رہے گی ملائکہ اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (جامع الاخبار صفحہ ۱۵)

فضائل امیر المؤمنین پر مشتمل ایک حدیث

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب ''الخصال'' میں نقل فرماتے ہیں کہ جناب جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا میرے بھائی علیؑ میں چند خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی دوسرے لوگوں کے پاس ہوتی تو ان کے فضل و بزرگی کیلئے کافی ہوتی۔

(۱) من کنت مولاہ فھذا علی مولا	جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔
(۲) علی منی کھرون من موسیٰ	علیؑ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔
(۳) علی منی وانا منہ	علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں
(۴) علیؑ منی کنفسی طاعتہ طاعتی و معصیتہ معصیتی	علیؑ مثل میرے نفس کے ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔
(۵) حرب علیؑ حرب اللہ وسلم علیؑ سلم اللہ	علیؑ سے جنگ گویا اللہ سے جنگ ہے اور علیؑ سے صلح گویا اللہ سے صلح ہے۔
(۶) ولی علیؑ ولی اللہ و عدو علیؑ عدو اللہ	علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔
(۷) علیؑ حجۃ اللہ و خلیفتہ علیٰ عبادہٖ	علیؑ اللہ کی حجت ہیں اور بندوں پر اس کے خلیفہ ہیں۔
(۸) حب علیؑ ایمان و بغضہ کفرٌ	علیؑ کی محبت ایمان ہے اور اس کی دشمنی کفر ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

(۹) حزب علیٌ حزب الله و حزب اعدائه حزب الشیطان — علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور اس کے دشمن کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

(۱۰) علی مع الحق و الحق مع علی لا یفترقان حتی یردا علیّ الحوض — علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ اور یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

(۱۱) علیٌ قسیم الجنة و النار — علیؑ جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

(۱۲) من فارق علیا فقد فارقنی و من فارقنی فقد فارق الله عزوجل — جو علیؑ سے جدا ہو وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہوا۔

(۱۳) شیعة علیٌ هم الفائزون یوم القیمة — علیؑ کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہونگے۔ (خصال شیخ صدوق" صفحہ ۴۹۶)

AQUAID-E-HAQQA

برادران ایمانی! اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب امیر المومنینؑ کے فضائل بے شمار ہیں اور آپؑ کی ذات والا صفات فضائل و کمالات کا وہ بحر بے کراں ہے کہ جس تک عقل انسانی کی رسائی ممکن نہیں آپ کی محبت شرط قبولیت اعمال ہے لیکن کیا محبت کے یہی معنی ہیں کہ ان کی سیرت پاک کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے احکام دین وضع کر لئے جائیں اور جو کام آپؑ نے نہ کیا ہو اور نہ اس کا حکم دیا ہو اسے دین و مذہب کا جز بنا کر اس کی ترویج شروع کر دی جائے۔ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ سچی محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ امام کی اتباع و پیروی کی جائے اور جس کام کا انہوں نے حکم دیا ہے اسے بجالایا جائے اور جس سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہا جائے۔

اور نماز جیسی اہم ترین عبادت کو اسی طرح ادا کیا جائے جس طرح آپؑ نے پڑھی اور ہمیں تعلیم دی۔

خداوند تعالیٰ ہمیں امام علیہ السلام کی صحیح معرفت اور سچی محبت و اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

طالب دعا! الآثم والا ثیم

اختر حسین نسیم 11 شوال ۱۴۲۱ھ ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ مذہب شیعہ خیر البریہ کے مسلمات خواہ اصول واعتقادات ہوں یا اعمال وعبادات ان کا دارومدار قرآن پاک اور محمدؐ وآل محمد علیھم السلام کے مقدس فرمان پر ہے۔

قیاس اور ذاتی پسند وناپسند کو اس میں کوئی دخل نہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذاتی پسند کو بھی دین کا جزو اس وقت تک قرار نہ دیا جب تک خدا کا حکم نازل نہ ہوا چنانچہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مکی زندگی میں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے اور مدنی زندگی میں بھی کچھ عرصہ اسی رخ پر نماز پڑھتے رہے حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش تھی کہ کعبہ کو ہی قبلہ قرار دیا جائے جیسا کہ قرآن کی آیت مجیدہ سے واضح ہو رہا ہے۔ ارشاد قدرت ہے: قد نری تقلّب وجھک فی السمآء فلنولّینّک قبلۃً ترضٰھا (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴۴) (اے رسول قبلہ بدلنے کے واسطے) بے شک تمہارا (باربار) آسمان کی طرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ضرور اب ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جو تمہیں پسند ہے۔

AQUAID E HAQQA

پس جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذاتی پسند سے قبلہ تبدیل نہیں کر سکتے اور خدا کے حکم کے منتظر رہتے ہیں تو ہم اور آپ اپنی مرضی سے نماز کیونکر تبدیلی کر سکتے ہیں۔ پس جس عقیدہ اور عمل کی تائید قرآن مجید کی کسی آیت اور معصوم علیہ السلام کے کسی فرمان سے نہ ہوتی ہو وہ عقیدہ فاسد اور وہ عمل باطل ہے۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں اعتقادات میں تفسیر بالرائے کرکے اور غلط وضعیف روایات کا سہارا لے کر آج من مانے عقیدے ایجاد کر لئے گئے ہیں وہاں عبادات میں بھی اپنی ذاتی رائے کو داخل کیا جا رہا ہے جبکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دین میں کسی قسم کا اضافہ کرنے یا کمی کرنے کا نبی معصومؐ کو بھی اختیار نہیں چہ جائیکہ کسی غیر معصوم امتی

کو............

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام خداوند تعالیٰ کے بنائے ہوئے دین کو پہنچانا ہوتا ہے اور امام کا کام اس دین کی حفاظت کرنا ہے۔ جب نبی و امام اللہ تعالیٰ کے دین میں کمی یا بیشی نہیں کر سکتے تو پھر ایک غیر معصوم کو کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ دین میں اپنی مرضی سے کمی بیشی کرتا رہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اپنے ذاتی قیاس سے دین میں اضافہ کیا جاتا ہے پھر اس اضافہ کو دین وایمان کا حصہ قرار دے دیا جاتا ہے جبکہ معصوم کا ارشاد ہے۔

"اول من قاس فھو ابلیس"

(سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے)

اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ جو شخص ان کے اس اضافے کو نہ مانے اسے دین وایمان سے خارج کہا جاتا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

AQUAID-E-HAQQA

انہی امور میں سے ایک "شہادت ثالثہ کو تشہدِ نماز کا جزو قرار دینا ہے"۔ آغاز اسلام سے آج تک نماز کے تشہد میں صرف دو شہادتیں پڑھی جاتی ہیں لیکن کچھ عرصہ سے بعض "مخربین تعلیمات آل محمدؐ" نے شہادت ثالثہ کو تشہد نماز کا جزو قرار دے کر دین میں نئی فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ حالانکہ احادیث صحیحہ و فرامین آئمہ معصومین علیھم السلام میں کہیں بھی اس کا ذکر تک نہیں ہے۔

ہم ذیل میں مذہب شیعہ کی چند معتبر و مستند کتب سے تشہد کی عبارتیں نقل کر رہے ہیں۔

آئمہ معصومینؑ نے کبھی بھی تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا

(۱) عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال التشھد فی الرکعتین الاولین الحمد للہ: اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم صلِّ علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ.

(ترجمہ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پہلی دو رکعتوں کا تشہد یہ ہے۔

اشھدان لا الہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ.

اللھم صل علی محمد وآل محمد. وتقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ.

(تہذیب الاحکام جلد۲ صفحہ ۹۲ تالیف شیخ طوسیؒ)

(۲) عن محمد بن مسلم قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام: التشھد فی الصلوۃ قال مرتین. قال قلت وکیف مرتین قالؑ اذا استویت جالساً فقل. اشھد ان لا الہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ. ثم تنصرف.

(ترجمہ) محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کے تشھد کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ دو مرتبہ پڑھو۔ (ایک دوسری رکعت میں اور دوسرا آخری رکعت میں) راوی کہتا ہے میں نے عرض کی مولا! کیسے پڑھوں تو آپ نے فرمایا جب درست ہو کر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ تو دو شھادتیں پڑھو پھر نماز کو تمام کر دو۔ (الاستبصار جلد ۱ ص ۳۴۲ تالیف شیخ طوسیؒ)

AQUAID-E-HAQQA

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے صحابی اور شاگرد کو جو طولانی تشھد تعلیم فرمایا ہے اس میں بھی کہیں تیسری شہادت کا ذکر نہیں ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ (تھذیب الاحکام جلد۶ ص۹۹)

(۴) عن ابی عبداللہ علیہ السلام قالؑ التشھد فی الرکعتین الاولتین الحمد للہ: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ. اللھم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعتہ وارفع درجتہ.

(ترجمہ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پہلی دو رکعتوں کے بعد تشھد میں یہ پڑھیں: ۔الحمد للہ:. اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمد اعبدہ ورسولہ. اللھم صلّ علی محمد وآل محمد و تقبل شفاعتہ وارفع درجتہ.

(وسائل الشیعہ جلد۲ ص ۹۸۹ شیخ حرعاملیؒ)

(۵) عن یعقوب ابن شعیب عن ابی عبداللہ علیہ السلام قالؑ التشھد فی کتاب علی علیہ السلام شفع.

(ترجمہ) یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ

حضرت علی علیہ السلام کی کتاب (صحیفہ عبادت علویہ) میں تشہد شہادتین (دوشہادتوں) پر مشتمل ہے۔
(تہذیب الاحکام جلد۲ ص ۹۹ تالیف شیخ طوسیؒ)

(۶) عن سوده بن كليب قال سالت ابا جعفر عليه السلام من ادنى مايجزى من التشهد قال الشهادتان.

(ترجمہ) سودہ بن کلیب کہتے ہیں میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ مولا! نماز میں کم از کم تشہد کتنا پڑھنا چاہئے؟ آپؑ نے جواب میں فرمایا دو شہادتیں (توحید۔ رسالت کی) دیدو۔ یہی کافی ہیں۔
(فروع کافی جلد۳ ص ۳۳۷ شیخ کلینیؒ)

☆ محترم قارئین! ہم نے فرامین آئمہ معصومین علیہم السلام کی روشنی میں تشہد کی عبارتیں نقل کر دی ہیں ان میں کہیں بھی کسی معصومؑ نے شہادت ثالثہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ اب از راہ انصاف ہمیں بتائیں کہ شہادت ثالثہ کو جزو تشہد قرار دینے والوں کا یہ کہنا کہ جو تشہد میں تیسری شہادت نہیں دیتا وہ شیعہ نہیں ایمان سے خارج ہے اس کی نماز نہیں اور وہ حلالی نہیں وغیرہ وغیرہ۔

AQUAID-E-HAQQA

ایسے لوگوں کا آئمہ معصومین علیہم السلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے (جنہوں نے نہ خود پڑھا ہے اور نہ پڑھنے کا کہیں حکم دیا ہے)

کیا ایسا نظریہ قائم کرنے سے یہ لوگ خود تو ایمان سے خارج نہیں ہو گئے اور کیا علماء وفقہا مجتہدین و مراجع عظام و مومنین کرام کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرنے سے انہوں نے اپنی شرافت کو تار تار نہیں کر دیا؟

جہاں تک ہم نے تحقیق کی ہے یہ ایجاد فقط فرقہ ضالہ مضلہ شیخیہ کے پیروکاروں کی ہے جس کے بانی شیخ احمد احسائی نے اپنے دور میں ایسے ایسے نظریات ایجاد کئے جن کی وجہ سے اس وقت کے حاکم بغداد داؤد پاشا نے ایک لشکر خونخوار کے ذریعہ شیعیان علیؑ پر چڑھائی کی اور انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا اور حرم مبارکہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حرم حضرت عباس علیہ السلام کی بے حرمتی وتوہین کرائی اور کثیر تعداد میں شیعوں کو قتل کرا دیا گیا۔

(امیر کبیر با قہرمان مبارزہ با استعمار تالیف آقائے ہاشمی رفسنجانی ص ۲۰۸)

اور آج اس کے پیروکار ایسی ایجادات کر کے دشمنان آل محمدؐ کو شیعوں کے خلاف ایک نیا محاذ کھولنے کا موقعہ دے رہے ہیں، مذہب شیعہ کو بدنام کر رہے ہیں اور شیعوں کو تقسیم کرنے کی سازش کی جارہی ہے......... خدا ہم سب کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

مؤمنین باتمکین کی خدمت میں گزارش

جب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تشہد میں شہادت ثالثہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے مروی نہیں ہے تو پھر کچھ گمراہ لوگوں کے کہنے پر اہلبیت علیہم السلام کی مخالفت کر کے اپنی افضل ترین عبادت (نماز) کو ہرگز ضائع نہ کریں بلکہ اسی طرح نماز پڑھیں جس طرح حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی عترت طاہرہ میں سے آئمہ معصومین علیہم السلام نے پڑھی اور ہمیں تعلیم دی۔

AQUAID-E-HAQQA

علماء اعلام کے فتاویٰ کے مطابق بھی تشہد میں صرف دو شہادتیں واجب ہیں

زمانہ غیبت کبریٰ میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے مسائل میں علماء صالحین کی طرف رجوع کریں۔

چنانچہ حضرت بقیۃ اللہ ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کا مشہور فرمان ہے۔

اما الحوادث الواقعة فارجعوا فيها الىٰ رواة احاديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله عليهم.

یعنی ہمارے زمانہ غیبت میں تمہیں جو دینی مسائل وضروریات درپیش آئیں ان میں ہمارے راویان اخبار (یعنی محدثین کبار و مجتہدین ابرار) کی طرف رجوع کرنا کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں خدا کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔ (احتجاج طبرسی صفحہ ۲۶۳)

پس جب ہم نے علماء اعلام کی تالیفات وتصنیفات اور فقہ وحدیث کی مستند کتب کی ورق گردانی کی تو یہ بات اب پوری ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ ان کتب میں کہیں بھی تشہد میں

شہادت ثالثہ کا اشارہ تک نہیں ملا۔

علماء اعلام نے اپنی کتابوں میں مختصر اور طویل کئی قسم کے تشہد ذکر کئے ہیں لیکن کسی میں بھی شہادت ثالثہ کا ذکر نہیں کیا صرف دو ہی شہادتیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے چند ایک اساطین اور بزرگ علماء کرام کی کتب سے ان کے ارشادات پیش کر رہے ہیں۔

(۱) شیخ صدوقؒ۔ المتوفی ۳۸۱ھ

شیخ الاساتذہ صدوق العلماء حضرت آقائے محمد بن علی بن بابویہ القمیؒ نے اپنی کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۱۸ پر دو قسم کے تشہد ذکر فرمائے ہیں۔

(۱) کہ جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاؤ تو (اطمینان سے بیٹھ کر) یہ تشہد پڑھو۔

بسم اللہ و باللہ والحمد للہ والاسماء الحسنیٰ کلھا للہ. اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمد اعبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعۃ.

AQUAID-E-HAQQA

(۲) اور جب چوتھی (آخری) رکعت کے دوسرے سجدہ سے اٹھو تو یہ تشہد پڑھو۔

بسم اللہ وباللہ والحمد للہ والاسماء الحسنیٰ کلھا للہ اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ..........الخ.

ان دونوں میں کہیں بھی شہادت ثالثہ کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ دوسرے تشہد کے ذکر کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں: ویجزیک فی التشھد الشھادتان وھذا افضل لا نھاالعبادۃ .یعنی تشہد میں صرف دو شہادتیں دینا کافی ہے اور یہی افضل ہے کیونکہ یہ عبادت ہے۔

(۲) شیخ طوسیؒ۔ المتوفی ۴۶۰ھ

شیخ الطائفہ سرکار آقائے ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ فرماتے ہیں۔ فلیس بدافع ان یکون الشھادتان واجبتین وانما یدل علی ان ما زاد علیھما لیس بواجب ۔یعنی

اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ تشہد میں صرف دو شہادتیں ہی واجب ہیں اور جو ان سے زائد (مثلاً پہلے اَلحَمدُ لِلّٰہ وغیرہ اور بعد میں وتقبل شفاعته............) ہے۔ وہ واجب نہیں ہے۔

(تھذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

(۳) صاحب جواہر الکلام۔ المتوفی ۱۲۶۶ھ:

شیخ الفقہاء امام المحققین الشیخ محمد حسن النجفیؒ بحوالہ امالی نقل فرماتے ہیں۔ ان من دین الامامیة الاقرار بانه یجزی فی التشهد الشهادتان والصلوٰة علی النبی وآلہٗ.

یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ تشہد میں شہادتین (توحید، رسالت کی گواہی) اور حضور نبی اکرمؐ اور آپؐ کی آل پاکؑ پر درود پڑھنا دین امامیہ (مذہب شیعہ) کے مسلمات میں سے ہے۔

(جواہر الکلام جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۵۴)

(۴) شہید اول۔ المتوفی ۷۸۲ھ

و(۵) شہید ثانی۔ المتوفی ۹۶۷ھ

AQUAID-E-HAQQA

آسمان فقاہت کے نیرین سعیدین یعنی آقائے شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن جمال الدین عاملی (شہید اولؒ) اور حضرت زین الدین علی بن احمد (شہید ثانیؒ) فرماتے ہیں۔ ثم یجب التشهد عقب الرکعة الثانیة التی تمامها القیام من السجدة الثانیة وکذا یجب آخر الصلوٰة اذا کانت ثلاثیة اورباعیة۔ یعنی پھر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد اور اگر نماز تین رکعتی ہے یا چار رکعتی تو اس کی آخری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے اور وہ تشہد یہ ہے۔

اشهدان لا اله الا الله وحده لاشریک له واشهدان محمداً عبدهٗ ورسوله اللهم صلّ علی محمد وآل محمد.

(شرح اللمعه جلد ۱ صفحه ۲۷۲)

(۶) محقق حلیؒ۔ المتوفی ۶۷۶ھ

زین المحققین سرکار آقائے ابوالقاسم نجم الدین جعفر بن الحسن نقل فرماتے ہیں۔

السابع: التشهد وهوواجب في كل ثنائية مرة وفي الثلاثية والرباعية مرتين. ولواخل بهما اوباحدهما عامداً بطلت صلاته. والواجب في كل واحد منهما خمسة اشياء: الجلوس بقدر التشهد والشهادتان. والصلوة على النبی وعلی آله علیهم السلام. یعنی ہر دو رکعتی نماز میں ایک مرتبہ اور تین رکعتی نماز اور چار رکعتی نماز میں دو مرتبہ تشہد واجب ہے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان دونوں (تشہدوں) یا ان میں سے کسی ایک (تشہد) کو چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہے اور ان دونوں میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔ (۱) تشہد پڑھنے کی مقدار (اطمینان) سے بیٹھنا (۲) توحید کی گواہی دینا۔ (۳) رسالت کی گواہی دینا۔ (۴) نبی اکرم حضرت محمدؐ پر درود پڑھنا۔ (۵) آپ کی آل پاک پر درود پڑھنا۔

(شرائع الاسلام جلد صفحہ ۷۰)

(۷) سید محمد کاظم طباطبائیؒ۔

AQUAID-E-HAQQA

سید الفقہاء آیۃ اللہ السید محمد کاظم طباطبائیؒ عروۃ الوثقٰی میں فرماتے ہیں۔ وواجباته سبعة: الاول: الشهادتان الثاني: الصلوٰة على محمد وآل محمد.

یعنی تشہد میں سات امور واجب ہیں۔

(۱) دونوں شہادتوں کا پڑھنا۔ (۲) حضرت محمد اور ان کی آل پاک پر درود پڑھنا............

پس تشہد میں (یہ) پڑھیں

اشهدان لا اله الاالله وحده لاشريک له واشهدان محمدا عبده ورسوله اللهم صل على محمد وآل محمد

(عروة الوثقى باب تشهد صفحه ۲۳۷،۳۸)

برادران ایمانی!

ہم نے مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے اکابر علماء متقدمین میں سے چند ایک فقہاء کے ارشادات بطور نمونہ مشتے از خروار پیش کر دیئے ہیں ارباب انصاف خود فیصلہ کریں کہ جب شہادت ثالثہ نہ کسی معصومؑ سے منقول ہے نہ کسی عالم و فقیہ کی کتاب میں اس کا ذکر ہے تو ہم کون ہوتے ہیں کہ اپنی طرف سے نماز میں اس کا اضافہ کریں جبکہ آئمہ معصومین علیہم السلام تو اپنے ماننے والوں کو دین میں ایک حرف کی کمی یا بیشی کی اجازت بھی نہیں دیتے تھے۔

جیسا کہ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھے فرمایا: وہ وقت قریب ہے جب تم شکوک وشبہات میں گرفتار ہو جاؤ گے اور رہبر و پیشوا کے بغیر سرگرداں ہوگے اس دور ابتلا میں صرف وہی نجات پائیں گے جو دعائے غریق پڑھیں گے۔عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کی مولا! وہ دعائے غریق کیا ہے؟ تو آپ نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی:

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک.

(راوی کہتا ہے) میں نے اس دعا کو پڑھتے وقت یا مقلب القلوب والابصار کہہ دیا (یعنی اپنی طرف سے والابصار کا اضافہ کر دیا) اس پر امامؑ نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا مقلب القلوب والابصار ہے لیکن یہ دعا جس طرح میں نے تمہیں تعلیم دی ہے اسی طرح پڑھو۔

(مفاتیح الجنان صفحہ ۸۴۰)

قارئین محترم!

نماز ایک توقیفی امر ہے (یعنی اس کے تمام اجزاء معین و مقرر ہیں) اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "صلوا کما رایتمونی اصلی" تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ چکے ہو اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہی وہ ہستیاں ہیں جو زندگانی پیغمبرؐ کا کامل نمونہ تھیں جب انہوں نے تشہد میں یہ شہادت نہیں پڑھی تو یقیناً

AQUAID-E-HAQQA

پیغمبرؐ نے بھی نہیں پڑھی ہوگی کیونکہ اگر آنحضرتؐ نے شہادت ثالثہ کو پڑھا ہوتا تو آئمہ اہلبیتؑ بھی ضرور پڑھتے بصورت دیگر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت لازم آئے گی جبکہ یہ امر محال ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام معاذ اللہ پیغمبرؐ اسلام کی مخالفت کریں۔

حضرت صادق آل محمدؑ کی عملاً تعلیم کردہ کیفیت نماز

آخر میں ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیم کردہ نماز کا طریقہ جس میں آپ نے نماز کے تمام واجبات ومستحبات صرف زبان مبارک سے ہی نہیں بتائے بلکہ عملاً کر کے دکھائے ہیں: پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ جناب حماد بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق نے مجھے فرمایا!

یا حماد تحسن ان تصلی قال فقلت یا سیدی انا احفظ کتاب حریز فی الصلاۃ فقالؑ: لا علیک یا حماد: قم فصل. قال فقمت بین یدیہ متوجھا الی القبلۃ فاستفتحت الصلاۃ فرکعت وسجدت فقال یا حماد لاتحسن ان تصلی ماقبح بالرجل منکم یاتی علیہ ستون سنۃ او سبعون سنۃ فلایقیم صلاۃ واحدۃ بحدودھا تامۃ قال حماد فاصا بنی فی نفسی الذل.

فقلت جعلت فداک فعلمنی الصلاۃ.

فقام ابو عبداللہ علیہ السلام: مستقبل القبلۃ منتصباً فارسل یدیہ جمیعاً علی فخذیہ قدضم اصابعہ وقرب بین قدمیہ حتی کان بینھما قدر ثلاث اصابع منفرجات واستقبل باصابع رجلیہ جمیعاً القبلۃ لم یحرفھما عن القبلۃ وقال بخشوع: اللہ اکبر ثم قرا الحمد بترتیل وقل ھو اللہ احد ثم صبرھنیۃ بقدر ما یتنفس وھو قائم ثم رفع یدیہ حیال وجھہ وقال اللہ اکبر وھو قائم ثم رکع وملا کفیہ من رکبتیہ الی خلفہ حتی استوی ظھرہ ومدعنقہ وغمض عینیہ ثم سبح ثلاثا بترتیل فقال سبحان ربی العظیم وبحمدہ ثم استوی قائماً

AQUAID-E-HAQQA

فلما استمکن من القیام: قال سمع الله لمن حمده ثم کبروهو قائم ورفع یدیه حیال وجهه ثم سجدو بسط کفیه مضمومتی الا صابع بین یدی رکبتیه حیال وجهه: فقالُ سبحان ربی الاعلی وبحمده ثلاث مرات ولم یضع شیئاً من جسده علی شی منه و سجد علی ثمانیة اعظم الکفین والرکبتین واناما ابهامی الرجلین والجبهة والانف وقال سبعة منها فرض یسجد علیها وهی التی ذکرها الله فی کتابه فقال ”وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا“ وهی الجبهة والکفان والرکبتان والا بهامان ووضع الانف علی الارض سنة.

ثم رفع راسه من السجود فلما استویٰ جالساً قال: الله اکبرثم قعد علی فخذه الایسر وقد وضع ظاهر قدمه الایمن علیٰ بطن قدمه الایسر وقال استغفر الله ربی واتوب الیه ثم کبرو هو جالس و سجد السجدة الثانیة وقال: کما قال فی الاولی ولم یضع شیئا من بدنه علی شیءٍ منه فی رکوع ولا سجود وکان مجنحاولم یضع زراعیه علی الارض فصلی رکعتین علی هذا ویداه مضمومتا الاصابع وهو جالس فی التشهد فلما فرغ من التشهد سلم فقال یا حماد هکذا صل.

اے حماد! کیا تم اچھے اور صحیح طریقہ پرنماز پڑھ سکتے ہو میں نے عرض کیا مولا! مجھے نماز کے بارے میں حریز کی کتاب یاد ہے آپؑ نے فرمایا اچھا! تو کھڑے ہوکر نماز پڑھو حماد کہتے ہیں پس میں آپ کے سامنے قبلہ رخ ہوکر کھڑا ہوگیا اور نماز شروع کی پھر رکوع وسجود بجالایا۔

پس آپؑ نے فرمایا اے حماد تم نے بہتر طریقہ پرنماز ادانہیں کی! کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم لوگ ساٹھ ساٹھ سال ستر ستر سال کی عمر تک پہنچ گئے اور ابھی تک (دو رکعت) نماز اسکے تمام حدود وآداب کاملہ کے ساتھ ادانہیں کرسکتے۔حماد کہتے ہیں امامؑ کی یہ بات سن کر مجھے سخت شرمندگی ہوئی۔میں نے عرض کی! مولاؑ میری جان آپ پر قربان ہو آپؑ مجھے صحیح (آداب و شرائط کے ساتھ) نماز سکھادیں تو حضرت صادق آل محمدؑ روبقبلہ سیدھے کھڑے ہوگئے اور

AQUAID-E-HAQQA

اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر کھلا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا دیا اور دونوں پیروں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں کی مقدار فاصلہ رکھا اور پیروں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ سیدھا رکھا اور نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر ٹھہر ٹھہر کر (عمدہ طریقہ سے) سورہ الحمد اور سورہ قل ھواللہ احد پڑھی پھر ایک لمحہ توقف کرنے کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو چہرے کے برابر بلند کر کے تکبیر کہی پھر رکوع میں گئے اور اپنے ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا اور انہیں پیچھے کی طرف اتنا دھکیلا کہ آپ کی پشت مبارک اس طرح سیدھی (برابر) ہوگئی کہ اگر اس پر پانی یا تیل کا ایک قطرہ بھی ڈالا جاتا تو پشت مبارک کے بالکل سیدھا ہونے کی وجہ سے نیچے نہ گرتا اور آپؑ نے اپنی گردن کو آگے کی طرف سیدھا کر دیا اور اپنی آنکھوں کو جھکا لیا پھر تین مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر یہ تسبیح پڑھی: **سبحان ربی العظیم وبحمدہ** پھر آپ سیدھے کھڑے ہوگئے مکمل اطمینان حاصل ہونے کے بعد آپؑ نے کہا: **سمع اللہ لمن حمدہ:** پھر قیام کی حالت میں ہی اپنے ہاتھوں کو چہرے کے مقابل بلند کر کے تکبیر کہی پھر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے آگے چہرے کے مقابل رکھا اور تین مرتبہ **سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ** کہا اور اس (سجدہ کی) حالت میں آپ نے اپنے جسم مبارک کا کوئی حصہ جسم کے کسی دوسرے حصہ پر نہ رکھا ہوا تھا اور آپؑ نے (جسم کے) آٹھ اعضاء پر سجدہ کیا دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دو پیروں کے انگوٹھے اور پیشانی اور ناک اور (نماز کے بعد) فرمایا ''ان اعضاء میں سے سات اعضاء کا زمین پر رکھنا واجب ہے جن کا خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے کہ **ان المساجد للہ** الخ اور وہ یہ ہیں (۱) پیشانی (۲،۳) دو ہتھیلیاں (۴،۵) دو گھٹنے (۶،۷) اور پاؤں کے دو انگوٹھے۔ البتہ ناک کا زمین پر رکھنا سنت ہے'' پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور جب اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا اللہ اکبر اور حضرت اس طرح بیٹھے کہ جسم کا بوجھ بائیں ران پر تھا اور اس طرح دونوں پیروں کو دائیں طرف نکالا کہ اپنے دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر تھی اور اس حالت میں کہا **استغفر اللہ ربی واتوب الیہ**۔ پھر اسی طرح بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور

AQUAID-E-HAQQA

دوسرے سجدے کیلئے جھکے اور پہلے سجدے کی طرح اس میں بھی وہی تسبیح پڑھی اور رکوع وسجود میں اپنے بدن کا کوئی حصہ دوسرے حصے پر نہ رکھا (اور سجدے کی حالت میں) کہنیوں کو زمین پر نہ رکھا بلکہ پرندے کے پروں کی مثل پھیلائے رکھا اور اس طرح آپؑ نے دو رکعت نماز ادا کی اور جب تشہد کیلئے بیٹھے تو آپ کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں (اور ہاتھ رانوں پر تھے) پس جب تشہد سے فارغ ہوئے تو سلام پھیر چکے تو حماد سے فرمایا اے حماد اس طرح نماز پڑھا کرو۔

(فروع کافی جلد۳ صفحہ ۳۱۱ تالیف شیخ کلینیؒ)

نوٹ:۔ مذکورہ روایت میں تشہد کی عبارت موجود نہیں ہے البتہ دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے چنانچہ صاحب وسائل الشیعہ نے باب التشہد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ عبارت نقل فرمائی ہے۔

الحمدللہ: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ اللھم صل علی محمد وآل محمد: وتقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ۔

AQUAID-E-HAQQA

(وسائل الشیعہ صفحہ ۹۸۹)

☆ قارئین محترم! ہم گزشتہ صفحات میں آئمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات اور علماء متقدمین کے فرامین کی روشنی میں ثابت کر چکے ہیں کہ تشہد میں فقط دو شہادتین (توحید و رسالت) ہی واجب ہیں۔

برادران ایمانی! یہ مسئلہ چونکہ فروعی مسائل میں سے ہے اور فروعی مسائل میں ہمیں امامؑ کی جانب سے جامع الشرائط فقیہ (مجتہد) کی تقلید کا حکم دیا گیا ہے اور ہم ان مسائل میں مجتہد کے حکم کے پابند ہیں کیونکہ امام زمانہؑ کا ارشاد مبارک ہے "الراد علیھم کاالراد علینا" "جس نے ان (مجتہدین) کے حکم کو ٹھکرایا اس نے گویا ہمارے حکم کو ٹھکرایا"۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ لوگوں نے جان بوجھ کر ملت تشیع کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور انہیں کمزور کرنے کی غرض سے اس (فروعی) مسئلہ کو "عقیدتی" رنگ دینے کی کوشش کی ہے جبکہ یہ بات واضح ہے کہ جو بھی ولایت امیر المؤمنین و آئمہ علیھم السلام کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ شیعیت سے خارج ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نماز میں بھی اس کا اظہار واجب ہے۔

تقلید کیا ھے؟

التقليد هو العمل بقول الغير :

یعنی دوسرے کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید کہلاتا ہے۔

تقلید سے مراد یہ ہے کہ انسان احکام الہیہ خواہ وہ عبادات ہوں مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، خمس وحج وغیرہ یا وہ معاملات ہوں مثلاً خرید وفروخت رہن واجارہ اور نکاح وطلاق وغیرہ ان تمام امور میں مجتہد جامع الشرائط کی طرف رجوع کرے اور اس کے فتویٰ کے مطابق عمل بجا لائے۔ البتہ جہاں تک اصول عقائد یعنی اصول دین کا تعلق ہے ان میں تقلید جائز نہیں بلکہ ہر شخص پر لازم ہے کہ دلیل و برہان کے ذریعہ ان کا علم ویقین حاصل کرے چونکہ اعتقادی مسائل کے اصول محدود ہیں اور عقل کے لحاظ سے ہر ایک کے لئے واضح دلیل موجود ہے۔ اس لئے اصول عقائد میں یقین حاصل کر لینا آسان ہے جبکہ فروعات دین اور فقہی احکام کا دائرہ وسیع ہے اور ان کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لئے بہت سے مقدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ شیعہ فقہا و مجتہدین احکام شرعیہ کا استنباط انہی مقدمات (قرآن مجید وحدیث معصومؑ اور عقل واجماع) کی بنیاد پر کرتے ہیں ان کی ذاتی رائے کو اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ پس وہ لوگ جو ان مقدمات کے ذریعہ احکام شرعیہ کا علم حاصل نہیں کر سکتے فطرۃً انہیں چاہئے کہ شرعی احکام میں فقہاء و مجتہدین کی طرف رجوع کریں اور اسی کا نام تقلید ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

سب سے پہلے ہم اس مسئلہ کو فطرت کے تقاضوں پر پیش کرتے ہیں کیونکہ فطرت کسی کی میراث نہیں ہے پھر ہم اسے قرآن کے معیار پر جانچیں گے کیونکہ قرآن پر تو سب کا اتفاق اور آخر میں کلام معصومؑ سے اسے ثابت کریں گے کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق امت کی ہدایت کا سرچشمہ فقط دو چیزیں ہیں (۱) قرآن (۲) اہلبیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے انی تارک فیکم الثقلین كتاب الله و عترتي اهل بيتي ما ان تمسكتم بهمالن تضلوا بعدي ابدا

یعنی میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت واہلبیت۔ جب تک ان دونوں سے تمسک رکھو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

مسئلہ تقلید فطرت کے عین مطابق ہے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی شی کا نہ جاننے والا ہمیشہ اس کے جاننے والے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے جو کسی مذہب وملت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دنیا میں ہر ذی شعور اور فطرت سلیمہ رکھنے والا انسان اسی کلیہ پر عمل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بیمار انسان جو خود ڈاکٹر یا طبیب نہیں ہے اور خود اپنی بیماری کی تشخیص اور اس کا علاج تجویز نہیں کرسکتا وہ اپنے مرض کے علاج کیلئے کسی ماہر و مستند ڈاکٹر یا طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے اسی طرح وہ شخص جو کوئی مکان یا عمارت تعمیر کرانا چاہتا ہے وہ کسی ماہر تعمیرات انجینئر کی خدمات حاصل کرتا ہے اور اس کی رائے پر عمل کرنا ضروری سمجھتا ہے پس اسی طرح جو لوگ احکام الٰہیہ (عبادات ومعاملات) کا علم نہیں رکھتے انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس فطری اور عقلی قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے احکام خداوندی اسکے حلال وحرام، واجب اور مستحب وغیرہ میں قرآن وحدیث اور دیگر قواعد استنباط کا علم رکھنے والے اشخاص کی طرف رجوع کریں اور ایسے ہی اشخاص کو فقہی اصطلاح میں فقیہ اور مجتہد کہا جاتا ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ جس طرح تمام لوگوں کا ڈاکٹر یا طبیب بن جانا یا سب کا ایک ماہر انجینئر بن جانا ناممکن ہے کہ اس سے باقی شعبہ ہائے زندگی معطل ہو کر رہ جائیں گے اسی طرح تمام لوگوں کا فقیہ یا مجتہد بن جانا بھی ممکن نہیں ہے۔

پس جو شخص مجتہد یا محتاط نہیں ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

مسئلہ تقلید قرآن کی روشنی میں

اس سلسلے میں ہم چند آیات قرآنی قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

☆ فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا

قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون......(سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تا کہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو ان کو (عذاب آخرت سے) ڈرائے تا کہ یہ لوگ ڈریں (ترجمہ فرمان)

مولانا فرمان علی مرحوم اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ''اسی بناء پر فقہ واجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے''۔اس آیت سے جہاں اجتہاد کا وجوب ثابت ہو رہا ہے وہاں تقلید کا وجوب بھی ثابت ہو رہا ہے کیونکہ ''تفقه فی الدین'' اجتہاد اور تقلید دونوں کو شامل ہے۔تفقہ کا معنی ہے احکام الٰہیہ کا سیکھنا اور یہ جس طرح اجتہاد سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح تقلید سے بھی حاصل ہوتا ہے۔پس مجتہد کیلئے احکامِ الٰہیہ کو دلیل کے ساتھ سیکھنا اور عامی شخص (مقلد) کیلئے بغیر دلیل طلب کئے احکام کا سیکھنا واجب ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

مذکورہ بالا آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے ہر قوم کا ایک ایک گروہ فقہ وبصیرت حاصل کر کے واپس آ کر لوگوں کو مسائل دینیہ سے آگاہ کرے۔اور علم فقہ حاصل کرنے والے کو فقیہ کہتے ہیں پس جب فقہاء پر احکام شرعیہ کا بیان کرنا واجب ہے تو لوگوں پر ان کا قبول کرنا بھی واجب ہوگا۔کیونکہ اگر ان پر ان مسائل کا قبول کرنا واجب نہ ہو تو فقہاء کا انکو بیان کرنا لغو و بے معنی ہو جائے گا۔

☆ فاسئلوا اهل الذكران كنتم لاتعلمون (سورۃ نحل آیت ۴۳)

اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر (عالموں) سے پوچھو۔(ترجمہ فرمانؒ)

اس آیت میں خداوند عالم نے غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے پس ایک عامی شخص کیلئے لازم ہے کہ وہ مجتہد کی طرف رجوع کرے اور اسی کا نام تقلید ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ''اہل ذکر'' کے حقیقی مصادیق حضرات آئمہ اہلبیت علیھم السلام ہیں لیکن اس کے عمومی مصداق ہر دور کے علماء اعلام ہیں اور جس طرح آیت کی تنزیل حجت ہے اسی طرح

اس کی تاویل بھی حجت ہے اور علماء اسکی تاویل میں داخل ہیں۔ ورنہ اس دور میں کہ جس میں اہل ذکر کی آخری فرد (حضرت حجتؑ) بھی پردہ غیبت میں ہیں اور بلا واسطہ یا بالواسطہ امام علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا ممکن نہیں ہے تو اس زمانہ میں آیت پر عمل کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ جبکہ یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ قرآن مجید کے اوامر ونواہی قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے قابل عمل ہیں۔ پس لامحالہ علماء کو اس آیت کی تاویل میں داخل ماننا پڑے گا۔ لہذا وہ عوام جو خود اجتہاد کے درجہ پر فائز نہیں ہیں ان کیلئے لازم ہے کہ وہ مسائل دینیہ واحکام شرعیہ میں مجتهد جامع الشرائط کی طرف رجوع کریں۔

☆ واذا قیل لھم تعالوا الی ماانزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ماوجدنا علیہ آباءنا اولو کان آباءھم لایعلمون شیئا ولا یھتدون (سورہ مائدہ آیت ۱۰۴)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو قرآن خدا نے نازل فرمایا اس کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آؤ (اور جو کچھ سنو! مانو) تو کہتے ہیں کہ ہم نے جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ کیا (یہ لوگ لکیر کے فقیر ہی رہیں گے) اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو (ترجمہ فرمانؒ)

AQUAID-E-HAQQA

اس آیت میں خداوند عالم نے آباؤ اجداد کی اتباع وتقلید کرنے سے منع فرمایا ہے اور اسکی دو وجہیں بیان کی ہیں ایک تو اسلئے کہ وہ جاہل ہیں اور دوسرا اس لئے کہ وہ غیر ہدایت یافتہ اور گمراہ ہیں۔

پس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ جو عالم ہوں اور ہدایت یافتہ ہوں انکی تقلید و اتباع کرنا جائز ہے اور یہ بات واضح ہے کہ فقہاء شیعہ احکام شرعیہ ودینیہ کے عالم بھی ہوتے ہیں اور مسلما ہدایت یافتہ بھی ہیں لہذا ان کی تقلید کرنا جائز ہے۔ مذکورہ آیت میں جہلاء کی تقلید کرنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ علماء کی۔

☆ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباءھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون (سورہ بقرہ آیت ۱۷۰)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ راست پر ہی چلتے رہے ہوں۔ (ترجمہ فرمانؒ)

اس آیت میں بھی مذکورہ آیت کی طرح بے عقل، جاہل اور گمراہ لوگوں کی تقلید و اتباع سے منع کیا گیا ہے نہ کہ صاحبانِ عقل علماء اور ہدایت یافتہ لوگوں کی تقلید سے!

مقام تعجب ہے کہ ایک جاہل جو لوگوں کو مجتہدین وفقہاء کی تقلید سے روک رہا ہے گویا اس روکنے میں وہ ان سے اپنی تقلید کرا رہا ہے (یعنی اپنی بات منوا رہا ہے) اور علماء کی تقلید سے منع کر رہا ہے۔ مذکورہ دونوں آیتوں میں ایسے جاہلوں کی تقلید سے روکا گیا ہے پس عوام کا فرض ہے کہ ان جاہلوں کی باتوں میں نہ آئیں اور قرآنی احکام پر عمل کرتے ہوئے علماء مجتہدین کی تقلید کریں۔

☆ یایها الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا (سورہ حجرات آیت ۶)

AQUAID-E-HAQQA

اے ایماندارو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ (ترجمہ فرمانؒ)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی عادل تمہیں کوئی خبر (حکم) بتائے تو اسے قبول کر لو اور اس کی بات کی چھان بین کرنا تم پر لازم نہیں ہے۔ پس فقیہ عادل جب کوئی حکم شرعی بیان کرے تو اس کو بلا تحقیق قبول کرنا جائز ہے کیونکہ وہ عادل ہے اور فقیہ کے قول کو قبول کرنے کا نام تقلید ہے۔

مسئلہ تقلید احادیث معصومینؑ کی روشنی میں

(۱) عبدالعزیز بن مہتدی اور حسن بن علی بن یقطین وغیرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

☆ لا اکاد اصل الیک اسالک عن کل ما احتاج الیه من معالم دینی. افیونس بن عبدالرحمن ثقة آخذ عنه ما احتاج الیه من معالم دینی؟ فقال نعم! (وسائل الشیعہ جلد ۱۸، صفحہ ۱۰۷)

(اے فرزند رسولؐ!) جو مسائل دینیہ مجھے درپیش ہوتے ہیں ان کے دریافت کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں پہنچنا میرے لئے ممکن نہیں ہے کیا یونس بن عبدالرحمن آپ کی نظروں میں ثقہ اور

قابل اعتماد ہیں؟ کیا میں اپنے مسائل شرعیہ ان سے دریافت کرسکتا ہوں؟ آپؑ نے جواب میں فرمایاہاں ان سے پوچھ لیا کرو۔

☆عن الكشي عن ابى الحسن الثالث فيما كتبه وجوابا عن السئوال عن من يعتمد عليه فى الدين. "اعتمد افى دينكما على كل مسن فى حبنا و كل كثير القدم فى امرنا" (مقدمہ تفسیر انوار النجف صفحہ ۲۱۷)

رجال کشی سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے آپؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ مسائل دینیہ میں ہم کس پر اعتماد کریں؟ تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ تم اپنے دینی معاملات میں ہر اس شخص کی طرف رجوع کرسکتے ہو جو ہماری محبت میں سن رسیدہ ہو اور ہمارے امر (مسائل دینیہ) میں تجربہ کار ہو۔

(۳) ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔

AQUAID-E-HAQQA

☆انه ليس كل ساعة القاك ولا يمكن القدوم، ويجى الرجل من اصحابنا فيسئلنى وليس عندى كل مايسئلنى عنه فقال: مايمنعك من محمد بن مسلم الثقفى: فانه سمع من ابى وكان عنده وجيها. (الفقہ للشیرازیؒ جلد۱، صفحہ ۳۸)

(اے فرزندرسول!) میں ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ کی ملاقات کرنے سے قاصر ہوں جبکہ لوگ مجھ سے مسائل شرعیہ پوچھنے کیلئے آتے ہیں اور مجھے ان تمام مسائل کا علم نہیں ہوتا ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟ تو آپؑ نے فرمایا تمہیں محمد بن مسلم ثقفی سے سوال کرنے میں کیا مانع ہے؟ سنو! محمد بن مسلم ثقفی میرے والد بزرگوار (حضرت محمد باقر علیہ السلام) سے کافی حدیثیں سن چکا ہے اور وہ ان کی نظروں میں صاحب عزت ہے۔

☆عن على بن المسيب الهمدانى قال قلت للرضا عليه السلام شقتى بعيدة ولست اصل اليك فى كل وقت فمن آخذ معالم دينى؟ قال من زكريا ابن آدم القمى المامون على الدين والدنيا. (وسائل الشیعہ جلد ۱۸، صفحہ ۱۰۶)

علی بن مسیب ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مولاؑ! میرا وطن دور ہے اور مسائل شرعیہ واحکام دینیہ معلوم کرنے کیلئے ہر وقت آپ کی

خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا پس ایسی صورت میں شرعی مسائل کس سے دریافت کروں؟ آپؑ نے فرمایا "زکریا بن آدم قمی سے (پوچھ لیا کرو) وہ دین و دنیا میں ہمارا امین ہے۔

☆ قوله علیه السلام لابان ابن تغلب: اجلس فی مسجد المدینه وافت الناس فانی احب ان یری فی شیعتی مثلک. (الفقہ للشیرازی جلد ا، صفحہ ۳۹)

امام علیہ السلام ابان بن تغلب کو فرماتے ہیں اے ابان! تم مسجد مدینہ میں بیٹھ کر لوگوں کو (مسائل دینیہ میں) فتویٰ دیا کرو کیونکہ اپنے شیعوں میں تم جیسے فتویٰ دینے والوں کا موجود ہونا مجھے بہت محبوب ہے۔

مذکورہ روایت سے ہمارا مدعا بالصراحۃ ثابت ہو رہا ہے کیونکہ امام علیہ السلام اس کو روایت بیان کرنے کا حکم نہیں دے رہے بلکہ فتویٰ دینے کا حکم دے رہے ہیں اور یہ واضح ہے کہ روایت بیان کرنا اور ہوتا ہے اور فتویٰ دینا اور! یہی وجہ ہے کہ شیخ کلینیؒ کو راوی تو کہا جاتا ہے مگر مفتی نہیں!

قارئین محترم!

مذکورہ روایات میں جن علماء کی طرف رجوع کرنے کا معصومین علیہم السلام نے حکم دیا ہے، یہ وہ اصحاب ہیں جن کو زمانہ حضور آئمہ علیہم السلام میں مرجعیت کا شرف حاصل تھا جو لوگ آئمہؑ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتے تھے وہ بحکم امامؑ ان اصحاب کی طرف رجوع کر لیتے تھے اور یہ سلسلہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ تک چلتا رہا اور پھر جب زمانہ غیبت شروع ہوا تو غیبت صغریٰ کے دور میں نواب اربعہ (۱۔ عثمان بن سعید ۲۔ محمد بن عثمان ۳۔ ابو القاسم حسین بن روح ۴۔ علی بن محمد سمری) حضرت حجۃ علیہ السلام کی طرف سے نیابت خصوصی کے عہدہ پر فائز تھے اور دیگر اصحاب آئمہ کی طرح ان کا بھی امام وقت سے ظاہری رابطہ موجود تھا جس مسئلہ کی جس وقت ضرورت ہوتی وہ دریافت کر لیا جاتا نہ کوئی دقت تھی نہ کوئی مشکل، حکمت الٰہی رکھنے والا موجود تھا لیکن جب یہ علم کا دروازہ بند ہو گیا اور حکمت الہیہ کا وارث پردہ غیبت میں چلا گیا اور غیبت کبریٰ کا دور شروع ہوا تو ظاہر ہے کہ اس دور میں امام وقت سے رابطہ اور براہ راست ان سے مسائل شرعیہ کا دریافت کرنا ممکن نہ رہا تو اب بتائیں کہ اس دور کے شیعہ کیا کریں اپنے پیش آمدہ مسائل کس سے دریافت کریں؟ کیا ایسے زمانہ کیلئے آئمہ معصومین علیہ السلام نے اپنے شیعوں کی کوئی رہبری نہیں فرمائی؟ کیا ہر شخص کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے؟ کہ وہ دین میں اپنی رائے

AQUAID-E-HAQQA

بناتا رہے اور اسی پر عمل کرتا رہے ایسی صورت میں دین اور شریعت تو ایک مذاق بن جائے گا۔ تو اس سلسلہ میں ہمیں چاہئے کہ ہم آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی طرف رجوع کریں اور انہی کے احکام کی پیروی کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک روایات پیش کی جاتی ہیں۔

☆ اسحاق ابن یعقوب کے سوال کے جواب میں جو توقیع مبارکہ حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے صادر ہوئی وہ یہ ہے۔

☆ اما الحوادث الواقعة فارجعوا الی رواة حدیثنا فانهم حجتی علیکم وانا حجة الله (وسائل الشیعہ جلد ۱۸، صفحہ ۱۰۱)

پس آئندہ کے مسائل میں ان لوگوں کی طرف رجوع کرو جو ہماری حدیثوں کے راوی ہیں وہ میرے جانب سے تم پر حجت ہیں اور میں حجت خدا ہوں۔

☆ فاما من کان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدینه مخالفا علی هواه مطیعا لامر مولاه فللعوام ان یقلدوه (وسائل الشیعہ جلد ۱۸، صفحہ ۹۵)

AQUAID-E-HAQQA

پس فقہاء میں سے جو شخص اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو، اپنے دین کا محافظ و نگہبان ہو اپنی خواہشات کا مخالف ہو اور اپنے مولا کا فرمانبردار و اطاعت گزار ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ ایسے شخص کی تقلید کریں۔

امامؑ نے اس فرمان میں واضح لفظوں میں عامی لوگوں کو تقلید کا حکم دیا ہے۔

☆ من کان منکم ممن قد روی حدیثنا ونظر فی حلالنا و حرامنا و عرف احکامنا فلیر ضوا به حکما. فانی قد جعلته علیکم حاکما فاذا حکم بحکمنا فلم یقبل منه فانما استخف بحکم الله وعلینا رد والراد علینا الراد علی الله وهو علی حد الشرک بالله. (وسائل الشیعہ جلد ۱۸، صفحہ ۹۹)

تم میں سے جو شخص ہماری حدیثوں کا راوی ہو اور ہمارے حلال و حرام سے آگاہ ہو اور ہمارے احکام کی معرفت رکھتا ہو۔ پس ہمارے شیعوں کو چاہئے کہ اسکے حکم ہونے پر راضی ہو جائیں کیونکہ میں نے اس کو تم پر حاکم بنایا ہے۔ پس جب وہ ہمارا حکم سنائے اور پھر اس کو قبول نہ کیا جائے تو گویا کہ اللہ کے حکم کی توہین کی گئی ہے اور ہمارے حکم کو رد کیا گیا ہے اور ہمارے حکم ٹھکرا دینے والا اللہ کے حکم کو ٹھکرا دینے والا ہے اور اللہ کے حکم کو رد کرنا اللہ کے شرک کے مترادف ہے۔

لمحہ فکریہ!

بعض علم سے بے بہرہ لوگ منبروں پر اور عوامی اجتماعات میں یہ غلط نظریہ پھیلا کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں کہ تقلید تو غیر معصوم کی ہو ہی نہیں سکتی بلکہ تقلید صرف معصوم کی ہی کی جاسکتی ہے ان علم ودانش سے عاری گمراہ کنندگان کو کون سمجھائے کہ تقلید تو ہوتی ہی غیر معصوم کی ہے جیسا کہ صاحب معالم الاصول نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ تقلید کی تعریف بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس تعریف کی بناء پر پیغمبر اور امام کی طرف رجوع کرنا تقلید نہیں کہلائے گی اس لئے کہ رسول کے پاس معجزہ ہے جس میں حجت اور دلیل کو کوئی دخل نہیں ہے۔

مزید برآں مندرجہ بالا روایات میں جن علماء کی طرف رجوع کرنے کا امام معصومؑ نے حکم دیا ہے کیا یہ سب معصوم تھے؟ ہرگز نہیں! مسلماً غیر معصوم تھے اور امامؑ ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ مگر اس کے برعکس آج یہ منبر کی اجارہ دار دشمن علم وعلماء امام معصوم علیہ السلام کے فرمان کی مخالفت اور ان کی نافرمانی پر لوگوں کو اکسا رہے ہیں۔ اور شیعیان امیر المومنینؑ کو اپنے مرکز سے ہٹا کر انہیں کمزور کرنے کی سعی مذموم کر رہے ہیں۔

AQUAID-E-HAQQA

مومنین پر لازم ہے کہ ایسے مخالفین امامؑ اور دشمنان شیعیت کا بائیکاٹ کریں اور ان کی مجالس میں شریک نہ ہوں اور ہادیان برحق آئمہ معصومین علیہم السلام کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے اپنے مسائل دینیہ واحکام شرعیہ میں ان کے عمومی نائبین (مجتہدین عظام) کی تقلید کر کے سعادت اخروی حاصل کریں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ہم عصر حاضر کے چند مشاہیر وجامع الشرائط مجتہدین کرام وفقہاء عظام کے فقہی کتب کے حوالے نقل کر رہے ہیں ان مراجع عظام نے کہیں بھی اپنی کتابوں میں شہادت ثالثہ کا تذکرہ نہیں فرمایا بلکہ بعض آیات عظام وفقہاء کرام نے شہادت ثالثہ کے متعلق استفتاءات (سوال) کے جواب میں اسکے عدم جواز اور بعض نے مبطل نماز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

(ہم اس کے بعد ان کے قلمی فتاویٰ بمعہ اصل پیش کرینگے۔ انشاء اللہ)

اسمائے گرامی مجتہدین عظام وحوالہ کتب فقہیہ

(۱) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید حسین بروجردیؒ	جامع المسائل صفحہ ۱۹۱
(۲) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محسن الحکیمؒ	توضیح المسائل صفحہ ۱۹۹
(۳) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید ابوالقاسم الخوئیؒ	منہاج الصالحین ۱۷۷
(۴) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الخمینیؒ	تحریر الوسیلہ ۱۸۰
(۵) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد رضا گلپایگانیؒ	توضیح المسائل ۱۸۴
(۶) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمود الشاہرودیؒ	توضیح المسائل ۲۰۴
(۷) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید عبدالاعلیٰ سبزواریؒ	توضیح المسائل ۲۰۴
(۸) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد روحانیؒ	توضیح المسائل ۲۷۸
(۹) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے [illegible] اراکیؒ	توضیح المسائل ۲۹۸
(۱۰) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد عبداللہ الشیرازیؒ	توضیح المسائل ۲۱۰
(۱۱) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد کاظم شریعتمدارؒ	توضیح المسائل ۱۸۷
(۱۲) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ	توضیح المسائل ۲۴۶
(۱۳) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید علی حسینی سیستانی مدظلہ	توضیح المسائل ۱۷۲
(۱۴) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید سعید الحکیم مدظلہ	توضیح المسائل ۲۲۳
(۱۵) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی مدظلہ	توضیح المسائل ۲۷۹
(۱۶) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد شیرازیؒ	توضیح المسائل ۲۴۶
(۱۷) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الشیخ محمد فاضل لنکرانیؒ	توضیح المسائل ۲۰۸
(۱۸) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الشیخ میرزا جواد تبریزیؒ	توضیح المسائل ۱۹۴
(۱۹) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الشیخ حسین علی منتظری مدظلہ	توضیح المسائل
(۲۰) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الشیخ لطف اللہ صافی مدظلہ	توضیح المسائل ۲۲۲

AQUAID-E-HAQQA

تشہد میں شہادت ثالثہ کا پڑھنا جائز نہیں
اور مبطل نماز ہے (آیۃ اللہ محسن الحکیمؒ)

فتویٰ: **حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید محسن الحکیمؒ**

سوال: در صلوٰۃ واجبی شہادت ولایت جناب امیرؑ دادن جائز است یا نہ؟

سائل: سید محمد سبطین گردیزی ۔۱۲ شعبان ۱۳۸۳ھ

جواب: جائز نیست و مبطل صلوٰۃ است

دستخط و مہر شریف

عکس فتویٰ!

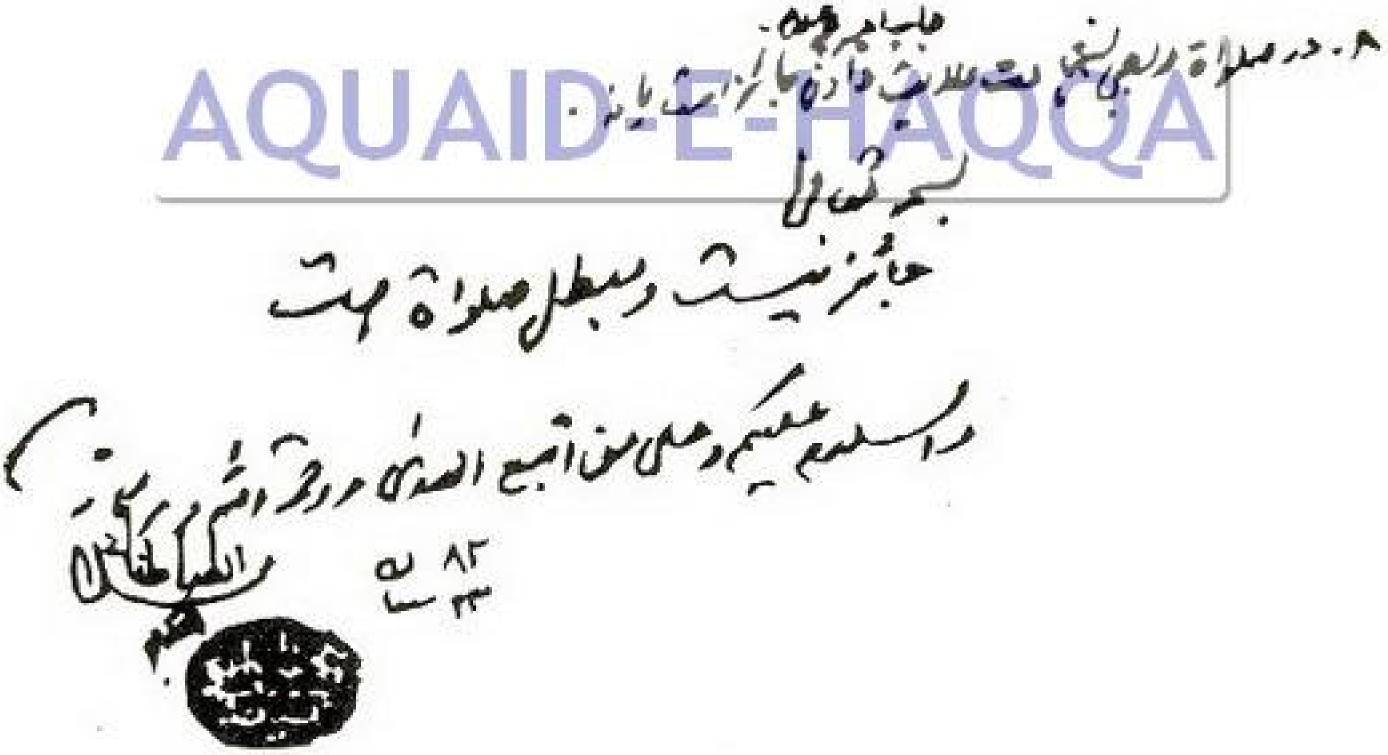
۸۔ در صلوٰۃ واجبی شہادت ولایت جناب امیرؑ دادن جائز است یا نہ
بسمہ تعالیٰ
جائز نیست و مبطل صلوٰۃ است
والسلام علیکم وعلی من اتبع الہدیٰ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

AQUAID-E-HAQQA

شہادت ولایت چونکہ کلام آدمی ہے لہذا مبطل نماز ہے
(آیۃ اللہ محسن الحکیمؒ)

سوال:۔
آیا در تشهد شهادت ولایت حضرت امیر المؤمنین علیه السلام مستحب است یا خیر؟ و بنا برآن که مستحب نباشد عبارتی که در منهاج الصالحین است "و یستحب اکمال الشهادتین بالشهادة لعلیؑ بالولایة وامرة المؤمنین فی الاذان وغیرة" چیست آیا مراد از غیره اقامت است یاشامل تشهد هم میشود. بینواتوجروا.

جواب: تشهد در نماز چون باید کلام آدمی را متضمن نه باشد لذا شهادت بولایت مبطل است ولے درموارد دیگر که شهادت نبوت ذکر میشود شهادت بولایت مستحب است و متمم است و مراداز غیره در عبارت غیر اذان است از مواردیکه نام مقدس خاتم النبین ذکر میشود.

AQUAID-E-HAQQA

دستخط ومہر شریف

استفتاء از آیت الله العظمیٰ آقائے السید ابو القاسم الخوئیؒ

سوال: هل یجوز شهادة الولایة فی الصلوٰة ام لا زیراکه حضرت آقائے سید المحدثین مجلسیؒ درفقه مجلسی نوشته که شهادت ولایت در تشهد مستحب است اینکه امام صادقؑ فرمودند. این چنیں فرمودند آقائے احمد درالقطره فی مناقب و آقائے ناصر الملت لکهنوی در تحفه احمدیه. وقال المجدد نور الله فی مستدرک الوسائل وهکذانری فی فقه الرضا. وقدصدقها المجلسی فی البحار جلد ۱ وفی ترجمة السید مقبول احمد دهلوی فی لسان الاردویة وکذا فی رسالة الآذانیة آقائے السید یوسف حسین مجدد لآثار اثنا عشریه و نری فی تفسیر احیاء الاسلام (جلد ۵)

يجب وقال المجلسی يستحب فی التشهد وقال سيد العلماء نور الهدی فی رسالة حقيقة الصلوة فی تعدد الركعات واجب و قدرايت فی يد بعض الباكستانيين مكتوب من عندكم ای امضائكم وفيه شهادة الثالثة مبطل الصلوة وسمعت قد كتبتم الی قاضی سعيد الرحمن العلوی مؤسس جامعة الحسينيه ليه. باكستان . "اين رمز شيعيت است" آيا درتشهد فی الصلوة اليوميه جواز دارد .ارشاد بفرمائيد شهادت ثالثه درصلوة يوميه پنجگانه مستحب است ياواجب ؟ اينكه بدعت است ياحرام؟ مبطل نماز است يا جائز؟

والسلام مع الاکرام: خاکپائے علماء
الاحقر عاشق حسین نجفی موسس دارالعلوم الباقریہ
مانہ احمدانی۔ڈیرہ غازی خان۔

شہادت ثالثہ کے جواز میں جو دلائل دیے جاتے ہیں
وہ قابل اعتماد نہیں ہیں (آیت اللہ خوئی)

AQUAID-E-HAQQA

جواب: بسمه تعالیٰ!

بلی چنانکه مكرراً در جواب سائلين و مستفتين نوشتيم كه شهادت ثالثه اهميتش ضروری است. ورمز كامل مذهب حقه تشيع است ولی مجرد اين معنی موجب جواز ذكر آن در نماز نميگردد. چونكه نماز امری است توقيفی يعنی جزئيات و خصوصيات آن بايستی ازادله معتبره ثابت گردد و قابل زياده و نقصان نيست و آنچه ثابت شده كه درنماز ميشود بجا آورد ذكر خداوند متعال و ذكر پيغمبرؐ دعاو قرآن است و شهادت ثالثه هيچ كدام از اينها نيست و آنچه از وجوهيكه نقل نموده ايد دليل معتبر كه بآن بشود اعتماد كرد محسوب نميگردد فعلی هذا. حكم كلام آدمی رادارد كه منافات بانماز داردو مبطل نماز خواهد بود. والله العالم

دستخط ومہر شریف

۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ ق

ترجمہ: جیسا کہ کئی بار سائلین اور فتویٰ لینے والوں کے جواب میں ہم نے لکھا ہے کہ شہادت ثالثہ کی اہمیت ضروری ہے اور مذہب حقہ تشیع کی کامل نشانی ہے لیکن صرف یہ معنی اس چیز کا موجب نہیں بنتا کہ اس کو نماز میں بھی ذکر کیا جائے کیونکہ نماز ایک امر توقیفی ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تمام جزئیات و خصوصیات معتبر دلیلوں سے ثابت ہیں۔ اور نماز میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی اور جو کچھ ثابت ہوا ہے کہ نماز میں اس کو بجا لایا جاسکتا ہے وہ ذکر خداوند متعال اور ذکر پیغمبر اکرمؐ اور دعا و قرآن ہے جبکہ شہادت ثالثہ ان تینوں میں سے نہیں ہے اور وہ دلائل جو آپ نے نقل کیے ہیں وہ ان معتبر دلائل میں سے شمار نہیں ہوتیں کہ جن پر اعتماد کیا جاسکے بنابریں شہادت ثالثہ کلام آدمی کا حکم رکھتی ہے جو منافی نماز ہے اور اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ واللہ العالم

عکس فتویٰ:

بسمه تعالی
بطوریکه کراراً در جواب سائلین و مستفتین
نوشته‌ایم گرچه شهادت ثالثه اهمیتش ضروری است
و رمز کامل مذهب حقه تشیع است ولی مجرد این
معنی موجب جواز ذکر آن در نماز نمیگردد چونکه
نماز امر توقیفی است یعنی جزئیات و خصوصیات آن
بایستی از ادله معتبره ثابت گردد و قابل زیاده و
نقصان نیست و آنچه ثابت شده است در نماز میشود
بجا آورد ذکر خداوند متعال و ذکر پیغمبر اکرم صلی الله
علیه وآله و دعا و قرآن است و شهادت ثالثه
هیچ کدام از اینها نیست. و آنچه از وجوهیکه نقل نموده اید
ادله صحیحه که بتوان به آن اعتماد نمود محسوب نمیگردد
بنابراین حکم کلام آدمی را دارد که منافات با نماز دارد
و مبطل نماز است. والله العالم

AQUAID-E-HAQQA

جو پیشنماز تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھے اس کی اقتداء جائز نہیں (آیۃ اللہ خوئیؒ)

فتویٰ: **حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابو القاسم الخوئیؒ**

سوال نمبر 1: نماز کے تشہد میں اشھد ان ربی نعم العرب واشھد ان محمد انعم الرسول وان علیا نعم المولی واولادہ المعصومین حجج اللہ کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ:

حضرت علی ابن طالبؑ اور آپ کی عترت طاہرہ کی ولایت کی گواہی اساس مذہب شیعہ ہے اور ان کی ولایت کا منکر شیعیت سے خارج ہے لیکن نماز میں اس کا اضافہ کرنا اذن شارع پر منحصر ہے۔ اور روایات آئمہ علیھم السلام سے ظاہر ہے کہ اس (شہادت ثالثہ) کا نماز میں اضافہ کرنا جائز نہیں اور نماز کے باطل ہونے کا موجب ہے۔ اور ذکر خداوند متعال و ذکر پیغمبر اکرمؐ اور دعا و قرآن چونکہ نماز ہی میں سے محسوب ہوتے ہیں اس لئے ان کی اجازت دی گئی ہے۔ اور (نماز کی حالت میں) سلام کرنا جائز نہیں اور مبطل نماز ہے باوجود اس کے کہ وہ مستحب موکد ہے البتہ سلام کا جواب دینا چونکہ واجب ہے اس لئے یہ ممنوع نہیں اور نہ اس سے نماز باطل ہوگی۔ واللہ العالم۔

AQUAID-E-HAQQA

سوال نمبر 2: جس نماز کے تشہد میں درج بالا کلمات پڑھے جائیں وہ صحیح ہوگی یا باطل؟

جواب: اس کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

سوال نمبر 3: جو پیش نماز تشہد میں مذکورہ کلمات پڑھتا ہے کیا اس کی اقتداء کی جا سکتی ہے؟

جواب: مذکورہ نماز میں ایسے شخص کی اقتداء کرنا جائز نہیں ہے۔

دستخط و مہر شریف

عکس فتویٰ:

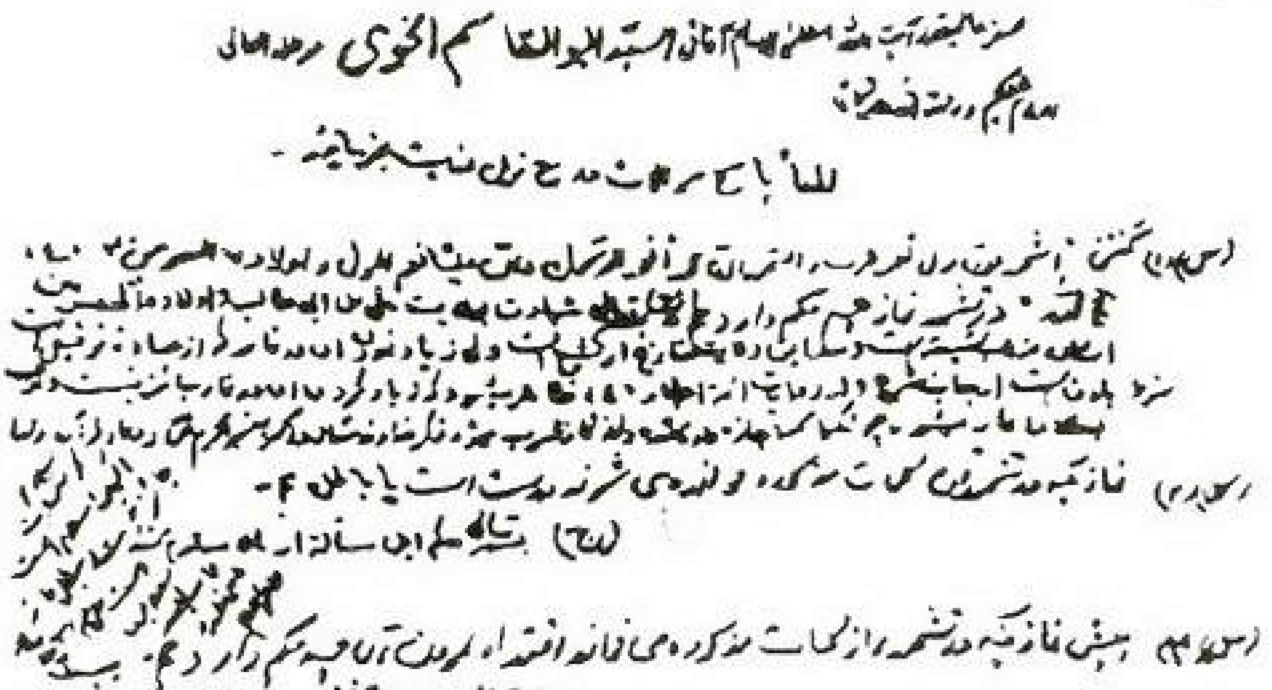

تشہد میں عمداً شہادت ثالثہ پڑھنے سے نماز باطل ہے
(آیۃ اللہ خمینیؒ)

فتوی: **حضرت آیة الله العظمیٰ آقائے السید روح الله الخمینیؒ**

سوال: چہ حکم است مسئلہ کہ در تشہد بعد از شہادتین گفتن شہادت امیر المومنین و ذریۃ الطاہرین ثواباً بہ اعتقاد جزو نماز آیا ثواب دارد یا گفتن حرام است۔

(سائل) فقط الشیخ محمد بخش الباکستانی

جواب: تشہد باید بنحوی کہ معروف است در رسالہ ہائی عملیہ مذکور است خواندہ شود و بغیر آن صحیح نیست و اگر عمداً بگوید نمازش باطل میشود۔

(دستخط و مہر شریف)

عکس فتویٰ:

AQUAID-E-HAQQA

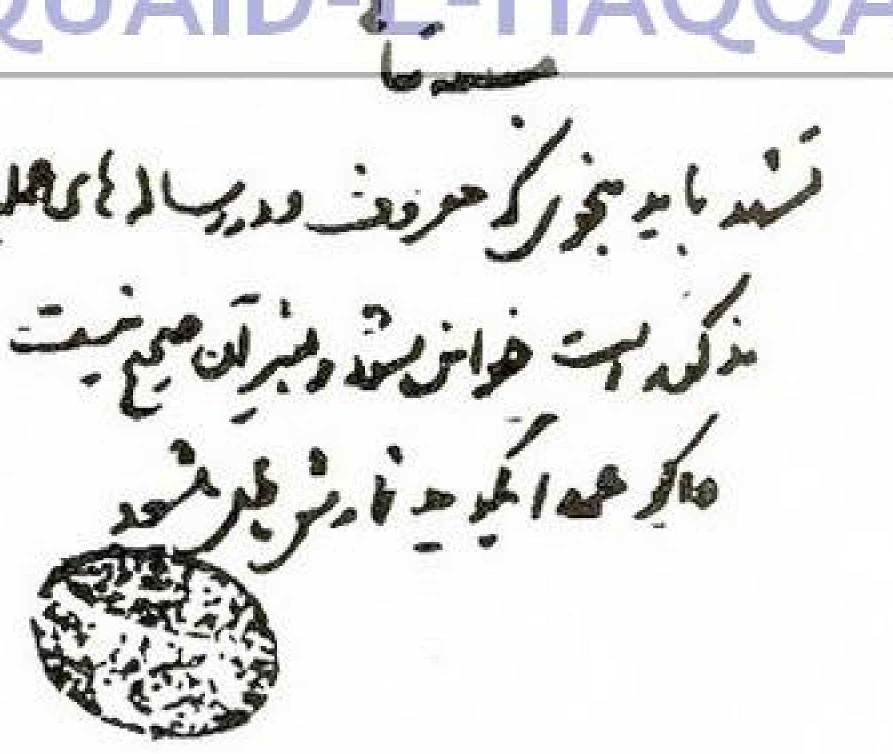
بسمه تعالی
تشهد باید بنحوی که معروف و در رساله های عملیه
مذکور است خوانده شود و بغیر آن صحیح نیست
و اگر عمداً بگوید نمازش باطل میشود

تشہد میں شہادت ثالثہ کے اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا صحیح علم نہ ہمارے گزشتہ علماء کو تھا اور نہ (العیاذ باللہ) کسی معصوم کو۔

(آیۃ اللہ بشیر حسین نجفی)

فتویٰ: حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حافظ بشیر حسین النجفی مدظلہ

عکس فتویٰ:

AQUAID-E-HAQQA

بسمہ سبحانہ

امیر المومنین اہلبیت میں شامل ہیں لہذا درود میں شریک ہیں لیکن تشہد میں کسی غیر معصوم نے پڑھا ہے اور نہ ہی معصوم نے حکم فرمایا ہے [illegible] ہوا ہے جب ہوا ہے اس کا صرف اس کا تذکرہ کرنا ہے [illegible] مصنف ایک ہے ایسا نہ ہو [illegible] غیر معصوم نے اضافے کی تھی۔ [illegible] جیسا کہ نماز میں کمی جو کہ اپنی مرضی سے ہے [illegible] نہیں کر سکتے اس طرح تشہد میں بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ جب امیر المومنین کا ذکر ضروری ہے کہ آپ اس طرح ظاہر ہیں جس طرح دوسرے پڑھیں آپ آ [illegible] اس اضافے سے عملی طور پر دشمنان اہل بیت۔ سپاہ صحابہ کو یہ کہنا چاہیے جب ہمارے گزشتہ علماء تو اور العیاذ باللہ کسی معصوم کو نماز کا صحیح علم نہیں تھا آج یہ کیسے پتہ چلا ہے کہ نماز کس طرح ادا کرنی ہے۔ فاتقوا اللہ [illegible] الذین [illegible]

نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ کا پڑھنا جائز نہیں

(آیۃ اللہ شریعتمدارؒ)

فتویٰ: حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد کاظم شریعتمدارؒ

عکس فتویٰ:

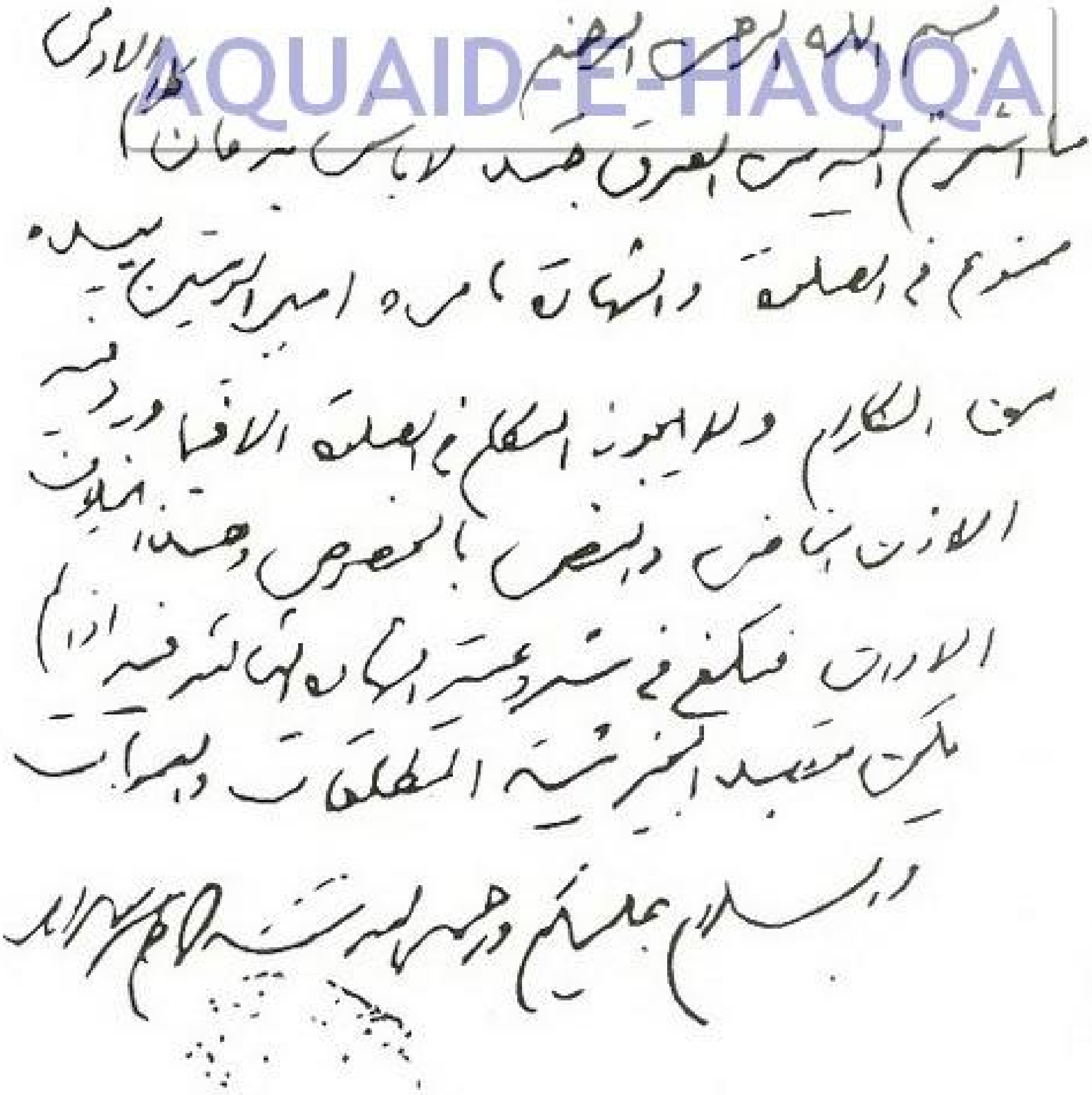
بسم الله الرحمن الرحيم
ما [illegible] العرف [illegible] لا بأس [illegible]
[illegible] في الصلاة والشهادة [illegible] أمير المؤمنين [illegible]
من الكلام ولا يجوز التكلم في الصلاة الا [illegible]
الأذان [illegible] بالخصوص [illegible]
[illegible]
[illegible]
والسلام عليكم ورحمة الله [illegible]

AQUAID-E-HAQQA

تشہد میں شہادت ثالثہ (معصومین علیہم السلام سے)

مروی نہیں ہے (آیۃ اللہ شاہرودیؒ)

فتویٰ: آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے

السید محمود الشاہرودیؒ

سوال: بعد از اهداء چه حکم است درایں مسئله در تشهد بعد از شهادتین شهادة حضرت امیرالمومنین و آئمه الطاهرین من ذریته علیهم السلام گفتن جائز است یا خیر اگر اعتقاداً کسی بگوید نه جزو نماز آیا ثواب دارد یا فعل حرام کرده نمازش باطل است یا صحیح است.

AQUAID-E-HAQQA

والسلام فقط محمد بخش الباکسانی

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در مفروض سوال ایں شهادت در تشهد نماز وارد نیست و صلوٰة علی محمد وآل محمد کافی است

دستخط ومہر شریف

عکس فتویٰ:

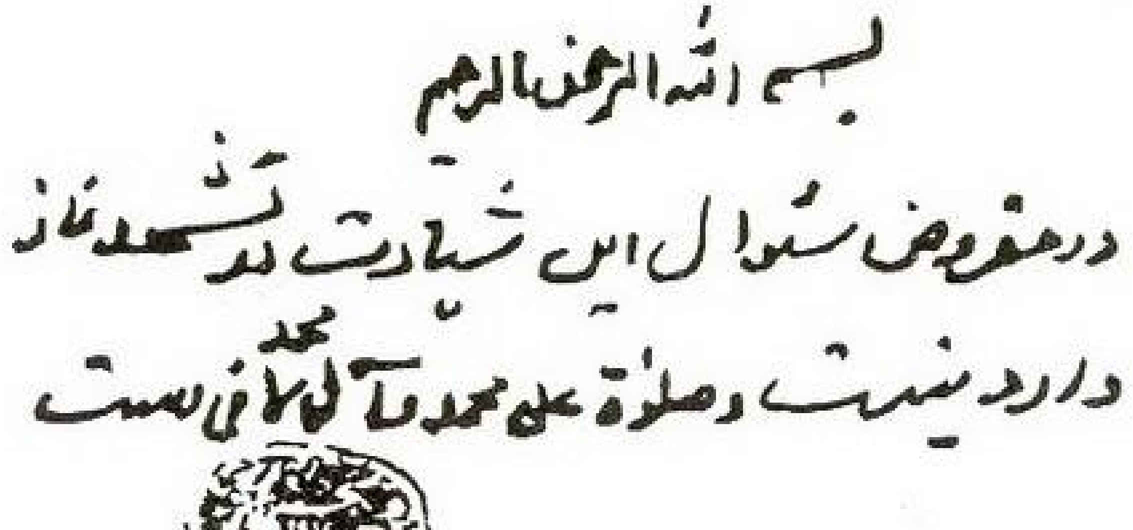
بسم الله الرحمن الرحیم
درمفروض سوال این شهادت در تشهد نماز
وارد نیست وصلوة علی محمد وآل محمد کافی است

پیغمبر اکرمؐ نے غدیر خم کے بعد نماز کے تشہد میں کبھی شہادت ثالثہ نہیں پڑھی

(آیۃ اللہ شیرازیؒ)

فتویٰ: حضرت آیة الله العظمیٰ آقائے

السید عبدالله الموسوی الشیرازیؒ

سوال: آیا شہادت بولایت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ در تشہد نماز واجب است یا نه؟

سائل: سید محمد سبطین گردیزی۔ ملتان

جواب: واجب نیست والا لازم می آید که پیغمبرؐ ترك واجب کرده باشد چون یقینا پیغمبرؐ بعد از غدیر خم شہادت بولایت علیؑ در نماز نمیداده۔

AQUAID-E-HAQQA

دستخط و مہر شریف

عکس فتویٰ:

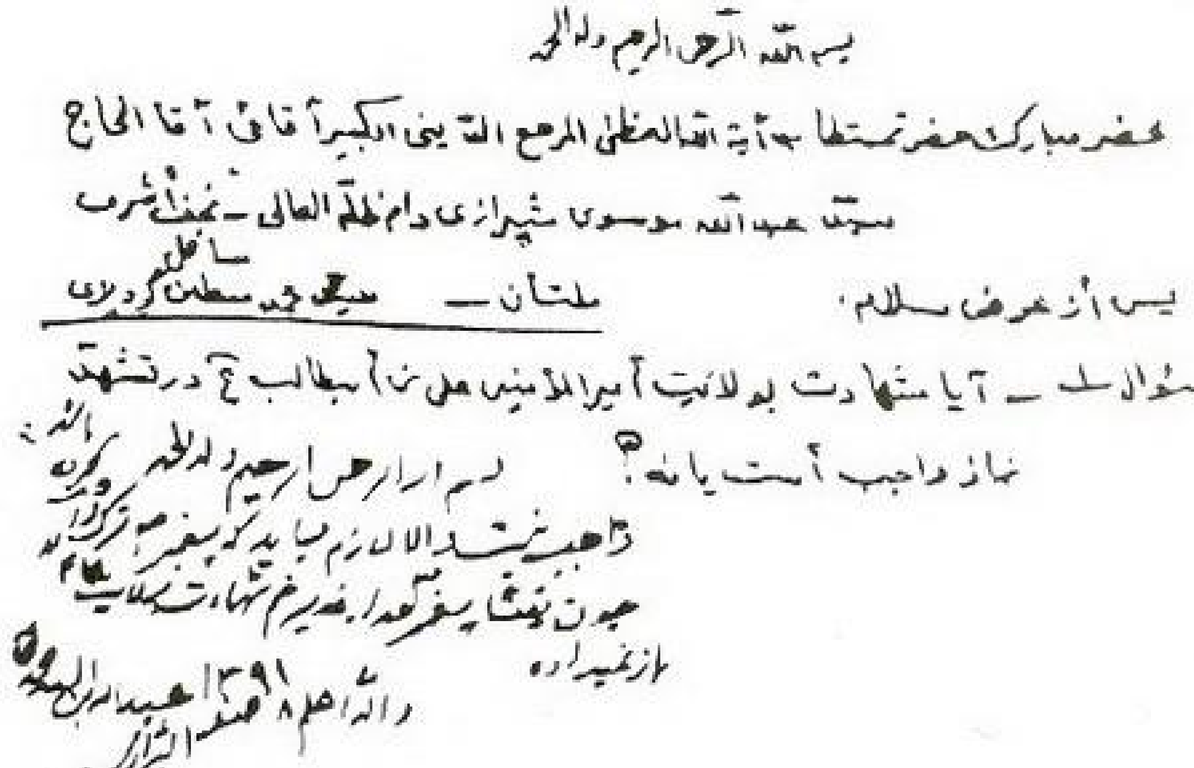

بسم الله الرحمن الرحیم وله الحمد

حضور مبارک حضرت مستطاب آیة الله العظمی المرجع الدینی الکبیر آقای آقا الحاج سید عبدالله موسوی شیرازی دام ظله العالی ـ نجف اشرف

پس از عرض سلام: ملتان ـ سید محمد سبطین گردیزی

سؤال ـ آیا شهادت بولایت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب ع در تشهد نماز واجب است یا نه؟

بسم الله الرحمن الرحیم وله الحمد

واجب نیست والا لازم می آید که پیغمبر ص ترک واجب کرده باشد چون یقینا پیغمبر ص بعد از غدیر خم شهادت بولایت علی ع را در نماز نمیداده

والله اعلم

چونکہ یہ مسئلہ فروعی مسائل میں سے ہے لہذا مقلدین پر لازم ہے کہ جو تشہد رسالہ ہائے عملیہ میں مذکور ہے اس سے زائد نہ پڑھیں

(آیۃ اللہ گلپایگانی ؒ)

فتویٰ: حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمد رضا گلپائیگانی ؒ

(س ۲۹۸) — بعضی از وعاظ پاکستان بیان میکنند که در احتجاج طبرسی بروایت قاسم بن معاویه از معصومین صلوات الله علیهم اجمعین مأثور است که (اذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علی امیرالمؤمنین علیه السلام) وایضاً در بحار باب مناقب النبی والعترة حالات امام ششم، ابوبصیر از حضرت صادق علیه السلام نقل کرده که در تشهّد بگویند (اشهد ربّی نعم الرّب وانّ محمّداً نعم الرّسول وانّ علیّاً واولاده نعم الائمّة) حال آیا خواندن این تشهّد در نماز چه صورت دارد؟

(ج) — تشهّد ابی بصیر در عروة الوثقی مذکور است به همان نحو بخوانند و چون مسئله از مسائل فرعیّه است مقلّدین، زائد بر آنچه در رسائل عملیّه مذکور است نخوانند

عروۃ الوثقیٰ میں جو تشہد (کی عبارت) جناب ابو بصیر کی روایت میں بیان کی گئی ہے وہی پڑھا جائے اور چونکہ یہ مسئلہ فروعی مسائل میں سے ہے اس لئے مقلدین کو چاہئے کہ جو تشہد رسالہ ہائے عملیہ میں مذکور ہے اس سے زیادہ نہ پڑھیں۔

AQUAID E HAQQA

شہادت ولایت امیرالمؤمنینؑ کے بارے میں جو حدیث ہے وہ نماز کے بارے میں نہیں بلکہ نماز کے علاوہ کیلئے ہے۔

(آیۃ اللہ میلانیؒ)

٢٥ ذیقعدہ ١٣٩٢

بسمہ تعالیٰ شأنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حیث ان الحدیث بالنسبۃ الی الشہادۃ لعلی علیہ الصلوٰۃ والسلام بالولایۃ قد ورد فی غیر الصلاۃ فلہذا یحتاط بالاقتصار فی التشہد علی ما ہو بما ہو من الصلاۃ علی محمد وآل محمد بنحو الکلیۃ وہذا بخلاف الاذان والاقامۃ حیث انہ لیس فیہما الشہادۃ الا بالرسالۃ دمتم دامت مکارمکم محمد الہادی الحسینی المیلانی

AQUAID-E-HAQQA

(ترجمہ) بسمہ تعالیٰ شانہ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی شہادت کے بارے میں جو حدیث موجود ہے وہ ''نماز کے بارے میں نہیں'' غیر نماز کے بارے میں ہے۔ لہذا تشہد میں یوں احتیاط کی جاتی ہے کہ اس میں اتنی مقدار میں ہی اقتصار کیا جاتا ہے جتنا وہ منقول ہے یعنی محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر کلی طور پر صلوٰت پڑھنے تک ہی اقتصار کیا جاتا ہے لیکن اذان و اقامت میں اس کے خلاف ہے کیونکہ اذان و اقامت میں فقط رسالت کی شہادت ہے'' اس میں صلوٰت بر محمدؐ و آل محمد علی نحو الکلیۃ بھی نہیں ہے اس لئے اس میں شہادت ولایت علی علیہ السلام کو ادا کر دینا خلاف احتیاط نہیں ہے۔

دستخط و مہر

فتویٰ: حضرت آیة اللہ العظمیٰ آقائے شیخ صافی گلپائیگانی مدظلہٗ

نماز کا تشہد اس طرح پڑھنا چاہئے جس طرح منقول ہے اور جس طرح مراجع عظام نے اپنے رسائل عملیہ میں اسے درج فرمایا ہے۔ شہادت ثالثہ کا اس میں اپنی طرف سے اضافہ نہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محضر مبارک حضرت آیة الله العظمی آقای حاج شیخ صافی گلپایگانی (دام ظله)

مرجع بزرگوار جهان تشیع

سلام علیکم و رحمة الله و برکاته

احتراماً، با توجه به شرایط حساس پاکستان نظر مبارک خود را درباره قرائت شهادت ثالثه در تشهد نماز به طور صریح مرقوم فرمایید.

بسم الله الرحمن الرحیم

تشهد نماز را به نحوی که وارد شده و در رسائل عملیه ذکر شده بخوانید و از پیش خود شهادت ثالثه اضافه نکنید

والسلام علیکم

ملتمس دعا

جمعی از علماء پاکستان و فضلاء مقیم حوزه علمیه قم

AQUAID-E-HAQQA

فتویٰ: حضرت آیة اللہ العظمیٰ آقائے

السید علی حسینی خامنہ ای مدظلہٗ

کیا شہادت ثالثہ (تشہد میں) پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

جواب: نماز میں شہادت ثالثہ کا پڑھنا جائز نہیں۔

باسمه تعالی

۷۹/۷/۱۶

محضر مبارک مرجع جهان تشیع و رهبر مسلمین حضرت آیة الله العظمی حاج آقای خامنه ای دامت برکاته

سلام علیکم

۴۹۵۹۱۰

عرض می شود که در تشهد بعد از شهادتین اگر هم ذکر شود چه حکمی دارد

۱- ... ... در تشهد أشهد أن علیاً ولی الله اللهم صل علی محمد ...

بسمه تعالی

با ذکر شهادت ثالثه آیا نماز باطل می شود؟ گفتن آن در نماز جایز نیست.

فتویٰ : آیت الله العظمیٰ سید موسیٰ الشبیری الزنجانی مدظلہ

شہادت ثالثہ در تشہد کے بارے میں آپ کا فتویٰ کیا ہے۔؟

بسمہ تعالیٰ

مكتب سماحة آية الله العظمى السيد أبو القاسم الخوئي

ما يقول سماحة سيدنا آية الله العظمى السيد أبو القاسم الخوئي مد ظله

في المسألة الآتية: ... [illegible] ... العالم الاسلام حفظهم الله تعالى باستحباب الشهادة الثالثة (أشهد أن عليا ولي الله) ... [illegible] ... في تشهد الصلاة ... [illegible] ... الصلاة إلا أنه لا يجوز اضافة شيء في الصلاة غير الدعاء والقرآن وذكر الله تعالى بشرط أن تكون هذه الاضافة لا بقصد الجزئية) وإذا كان الاستحباب ... [illegible] ... الصلاة ... [illegible] ... وسرها ... [illegible] ... [illegible] ... بسم ... [illegible]

بسمه تعالى

لم يرخص في الصلاة من الكلام إلا ... [illegible] ... من الدعاء والقرآن وذكر الله تعالى ... [illegible]

AQUAID-E-HAQQA

فتویٰ آقائے آیت اللہ خوئیؒ

نماز میں کسی قسم کے کلام کی اجازت نہیں ہے سوائے اس کے کہ جن کا تم نے ذکر کیا ہے یعنی دعا، قرآن اور ذکر خداوند تعالیٰ۔ اور ایسا بھی نہیں کہ ہر وہ کلام جو حق ہو اس کا نماز میں ذکر کرنا بھی جائز ہو جیسے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ نبی ہیں یا حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے پہلے نبی تھے یا یہ کہنا کہ امام بارہ ہیں اور اس جیسی دوسری کلام کا ذکر کرنا نماز میں جائز نہیں ہے۔ نماز میں فقط انہی امور (دعا قرآن وذکر خدا) کا ذکر کرنا جائز ہے۔

بسمه تعالى

سماحة آية الله العظمى السيد موسى الشبيري الزنجاني مد ظله

ما رأيكم الشريف في هذه المسألة؟ أفتونا مأجورين

بسمه تعالى

ما أفاده سيدنا الاستاذ قدس سره حق لا اشكال فيه والله العالم

٢ ذي القعدة الحرام ١٤٢١ موسى شبيري زنجاني

ورود به دفتر
٧٩/١١/٨
١٦٢٥

(اس بارے میں) جو کچھ ہمارے استاذ محترم سرکار آقائے خوئی اعلی اللہ مقامہٗ نے ارشاد فرمایا ہے وہ بلا اشکال حق ہے۔ واللہ اعلم

سید موسیٰ شبیری زنجانی

فتویٰ: آیت اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی مدظلہٗ

نماز تشہد میں شہادت ثالثہ کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟

رئاسة المجلس الشرعي الجعفري

الرقم ..... التاريخ ٧٦/١١/١٠

ما يقول سماحة سيدنا آية الله العظمى السيد ابو القاسم الخوئي مد ظله

في المسألة الآتية: يفتي علماؤنا الاعلام حفظهم الله تعالى باستحباب الشهادة لعلي (ع) بامرة المؤمنين في الاذان فهل يعني ان هذا الاستحباب يجري في تشهد الصلاة او [illegible] ما عدا الصلاة (لانه لا يجوز اضافة شيء في الصلاة غير الدعاء والقرآن وذكر الله تعالى بشرط ان تكون هذه الاضافة لا بقصد الجزئية) واذا كان الاستحباب يختص فيما عدا الصلاة فهل يصح سيدنا اطال الله بقاءه بايجاز العرض ونرجوا ان تكون الاجابة واضحة حتى ينتفع بها عامة الناس وختاما نسأل الله سبحانه وتعالى ان يحفظكم ويحفظ بكم معالم الاسلام ويجعلكم ذخرا للمسلمين.

بسمه تعالى
لم يرخص في الصلاة [illegible] الدعاء والقرآن وذكر الله [illegible] فلا يجوز [illegible] في الصلاة [illegible]

بسمه تعالى

حضرت آية الله العظمى حاج شيخ ناصر مكارم شيرازى مدظله

نظر جنابعالى در مورد مسئله مذكور چيست؟

باسمه تعالى

ج: ما افتى به آية الله العظمى الخوئى (قدس سره) في الحق لا ريب فيه ويشهد له عمل المعصومين (ع)، وفقهاء الاسلام قديما وحديثا ولا قياس الصلاة بالاذان: وفقكم الله لمرضاته

٧٦/١١/٢٠

جواب:

اس مسئلہ کے متعلق جس طرح آیت اللہ العظمیٰ السید خوئی اعلی اللہ مقامہٗ نے فرمایا ہے بلاشک وشبہ وہ حق ہے اور عمل معصومین علیہم السلام اسی پر گواہ ہے، نیز متقدمین و متاخرین فقہاء اسلام اسی پر شاہد ہیں۔ اور نماز کو اذان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ خداوند متعال تمہیں اپنی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناصر مکارم شیرازی

فتویٰ آقائے آیت اللہ خوئیؒ

نماز میں کسی قسم کے کلام کی اجازت نہیں ہے سوائے اس کے کہ جن کا تم نے ذکر کیا ہے یعنی دعا، قرآن اور ذکر خداوند تعالیٰ۔ اور ایسا بھی نہیں کہ ہر وہ کلام جو حق ہو اس کا نماز میں ذکر کرنا بھی جائز ہو جیسے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ نبی ہیں یا حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے پہلے نبی تھے یا یہ کہنا کہ امام بارہ ہیں اور اس جیسی دوسری کلام کا ذکر کرنا نماز میں جائز نہیں ہے۔ نماز میں فقط انہی امور (دعا قرآن و ذکر خدا) کا ذکر کرنا جائز ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

فتویٰ: حضرت آیت اللہ العظمیٰ الشیخ میرزا جواد تبریزیؒ

نماز تشہد میں شہادت ثالثہ کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟

دولة الامارات العربية المتحدة

رئاسة المجلس الشرعي الجعفري

تلفون : ٣١٦٦٤
تلكس : ٣١٧٥٥
الفاكس : ٣١١٢٨

التاريخ ...١٤/١١/١٩٩٦

الرقم ٦٥/شعبان ١٩٩٦ هـ
٢٠٠٦/١١/١٤

ما يقول سماحة سيدنا آية الله العظمى السيد ابو القاسم الخوئي مد ظله

سلام:

في المسألة الآتية : بعض علمائنا الاعلام حفظهم الله تعالى باستحباب الشهادة لعلي (ع) بامرة المؤمنين في الاذان فهل يعني ان هذا الاستحباب يجري في تشهد الصلاة او مختص فيما عدا الصلاة (لانه لا يجوز اضافة شيء في الصلاة غير الدعاء والقران وذكر الله تعالى بشرط ان تكون هذه الاضافة لا بقصد الجزئية) واذا كان الاستحباب يختص فيما عدا الصلاة فهل يسمح سيدنا اطال الله بقاءه باعطاء الفرق ونرجوا ان تكون الاجابة واضحة حتى ينتفع بها عامة الناس وختاما نسأل الله سبحانه ان يحفظكم ويحفظ بكم معالم الاسلام ويبقيكم ذخرا للمسلمين .

AQUAID-E-HAQQA

رئيس مجلس ادارة الاوقاف
الجعفرية الخيرية في دبي
ص . ب : ٣٠ دبي
دولة الامارات العربية المتحدة
تلفون : ٣١١٢٨/٣١٦٦٤

بسمہ تعالیٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ جواد تبریزی دام ظلہ

نظر جنابعالی درباره مسئله مذکور چیست؟ ۲۳ شوال المکرم ۱۴۲۱

بسمہ تعالیٰ

گفتن شهادة ثالثة در نماز با گفتن آن در اذان مختلف است و گفتن آن در اذان منعی ندارد بلکه از شعائر است ولی در نماز غیر از قرآن و دعاء و ذکر خدا و پیامبر صلی اللہ علیہ و آلہ جائز نیست واللہ العالم

جواد تبریزی

مذکورہ مسئلہ (شہادت ثالثہ در تشہد) کے بارے میں جناب عالی کا فتویٰ کیا ہے؟

الجواب: شہادت ثالثہ کہنے کا حکم نماز اور اذان کے بارے میں جدا جدا ہے۔ اذان میں شہادت ثالثہ ممنوع نہیں ہے البتہ نماز میں سوائے قرآن دعا اور ذکر خدا اور رسول کے کسی شئی کا اضافہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

فتویٰ: حضرت آیت اللہ العظمیٰ الشیخ آقائے محمد فاضل لنکرانیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محضرت مبارک حضرت آیة الله العظمی آقای حاج شیخ فاضل لنکرانی (دام ظله)

مرجع بزرگوار جهان تشیع

سلام علیکم و رحمة الله و برکاته

حضرتعالی با توجه به شرایط حساس پاکستان نظر مبارک حضرتعالی را در مورد قرائت شهادت ثالثه در تشهد نماز بطور صریح مرقوم فرمایید.

ملتمس دعا

جمعی از علماء پاکستان و علماء مقیم حوزه علمیه قم

بسمه تعالی

شهادت ثالثه یعنی شهادت به ولایت امیر المومنین علیه الصلاة والسلام در اذان و اقامه به قصد رجاء مانعی ندارد لکن در نماز ترک شود.

۲٦/۳/۸۰

بخش استفتاءات

AQUAID-E-HAQQA

الجواب: شہادت ثالثہ یعنی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی اذان و اقامت میں بقصد رجا پڑھنے میں کوئی ممانعت نہیں البتہ نماز میں اسے نہیں کہنا چاہیے۔

چند شبہات اور ان کا ازالہ!

شہادت ثالثہ کے بارے میں جو کچھ اب تک اس رسالہ میں سپرد قلم کیا جا چکا ہے وہ ارباب انصاف و صاحبان عقل و دانش کیلئے کافی و وافی ہے لیکن موضوع کو ہر لحاظ سے کامل کرنے کیلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخترعین کے ان شبہات کا تذکرہ کر دیا جائے (جو اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کیلئے وہ پیش کرتے ہیں) اور ان کا پوری طرح ازالہ کر دیا جائے تاکہ احقاق حق وابطال باطل کا کوئی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہ جائے۔

پہلا شبہ اور اس کا جواب:

قرآن مجید میں ارشاد خداوند تعالیٰ ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ ''یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو۔

AQUAID-E-HAQQA

چونکہ آیت میں تین اطاعتوں کا حکم دیا گیا ہے لہذا تشہد میں بھی تین ہی شہادتیں دی جانی چاہئیں۔

جواب: مذکورہ آیت میں خدا اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اطاعت کا مطلب ہے فرمانبرداری و پیروکاری اور ہم سابقاً یہ ثابت کر چکے ہیں کہ شہادت ثالثہ نہ پیغمبرؐ نے پڑھی نہ کسی امامؑ نے اور نہ کسی نے اس کا حکم دیا ہے اس کے باوجود جو پڑھے گا وہ ان کی اطاعت کر رہا ہوگا یا مخالفت؟

ارباب دانش خود فیصلہ کریں کہ مذکورہ آیت کیا ان کے مدعا کو ثابت کرتی ہے؟

(فتد بروایا ولی الابصار)

دوسرا شبہ اور اس کا جواب:

قرآن مجید میں تین شہادتوں کا ذکر موجود ہے چنانچہ ارشاد پروردگار ہے ''وھم بشھاداتھم قائمون'' چونکہ آیت میں لفظ شہادات جمع ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا

ہے پس اس سے مراد وہی تین شہادتیں ہیں (توحید۔رسالت۔ولایت)

جواب: اس آیت کو اپنے مؤقف کے ثبوت کیلئے پیش کرنا قرآن فہمی سے عاری ہونے کی دلیل ہے اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق سرکار سید العلماء علامہ السید علی نقی نقوی ؒ اپنی کتاب مقدمہ تفسیر قرآن میں رقمطراز ہیں ”کچھ خود رو قسم کے محققین ہیں جو قرآن فہمی کے مبادی کو طے کئے بغیر فہم قرآن کے مدعی ہو کر اپنے طبعزاد معانی کا اختراع کرتے ہیں جو الفاظ کتاب الٰہی سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتے“ اور تفسیر بالرائے کے بارے میں ارشاد معصومؑ ہے۔

”من فسر القرآن برایہ فلیتبوء مقعدہ من النار“

(مقدمہ تفسیر فصل الخطاب صفحہ ۲۶۔۱۲۵)

اگر شہادا تھم سے مراد یہی تین شہادتیں ہیں تو کیا اس آیت کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہ تھا یا آئمہ معصومین علیہم السلام اس کی تفسیر سے آگاہ نہ تھے؟ یا معاذ اللہ پیغمبرؐ اسلام اور آئمہ اطہارؑ نے اس آیت کی مخالفت کی اور اپنی نمازوں میں اس شہادت کو ذکر نہ کیا۔

AQUAID-E-HAQQA

اگر ان مخترعین کو دین و دیانت سے کوئی واسطہ ہے تو ہمیں کسی معتبر و مستند تفسیر سے ”راسخون فی العلم“ کا کوئی فرمان اپنے موقف کی تائید میں دکھادیں۔

(ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین)

تیسرا شبہ اور اس کا جواب:

احتجاج طبرسی کی ایک روایت ہے کہ ”اذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المومنین“۔

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو اسے چاہئے کہ علیؑ امیر المومنین بھی کہے اس سے ثابت ہوا کہ تشہد میں شہادتین کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی دینا بھی ضروری ہے۔

جواب: اولاً تو اس حدیث کا راوی قاسم بن معاویہ ایک مجہول الحال شخص ہے اور کتب رجال

میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

ثانیاً: اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو بھی اس کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ یہاں قال سے مراد قائل (معتقد) ہونا ہے یعنی جب کوئی شخص عقیدہ توحید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس کے ساتھ پیغمبرؐ خاتم کی رسالت کا بھی عقیدہ رکھے اور جو آنحضرت کی رسالت کا اعتقاد رکھتا ہے اسے چاہئے کہ حضرت علیؑ کے امیر المومنین اور امام ہونے کا معتقد بھی ہو ورنہ توحید ورسالت کا عقیدہ اسے کچھ فائدہ نہیں دے گا اور اگر حدیث کا وہی مفہوم ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں تو پھر وہی سوال پیدا ہوگا کہ معصومین علیھم السلام نے اس حدیث کی مخالفت کیوں کی؟ اور نماز کے تشہد میں تیسری شہادت کیوں نہ دی؟

چوتھا شبہ اور اس کا جواب:

کتاب فقہ الرضا میں شہادت ثالثہ کا ذکر موجود ہے اور یہ کتاب امام رضا علیہ السلام کی تصنیف کردہ ہے لہذا ہمیں بھی امام کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنی چاہئے۔

AQUAID-E-HAQQA

جواب: اس کتاب کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ امام رضا علیہ السلام کی تصنیف ہے بالکل غلط ہے اور مذہب شیعہ کے محققین علماء اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) کتاب اعیان الشیعہ جلد ا صفحہ ۲۹۴ طبع بیروت۔

(۲) کتاب تحقیقی پیرامون فقہ رضا از آقائے رضا استادی۔

اور اگر اسے صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر ماننا پڑے گا کہ اس کتاب کے تمام مندرجات مذہب شیعہ کے مسلمات ہوں حالانکہ اس میں جو وضو کا طریقہ لکھا گیا ہے وہ مذہب شیعہ کے موافق نہیں ہے چنانچہ مذکورہ کتاب کے صفحہ ۷۰ پر حضرت علی علیہ السلام کا وضو کرنا بیان کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے:

ثم تمضمض ثم استنشق ثم غسل وجهه ثم غسل يده اليمنی ثم غسل شماله

ثم مسح براسه ثم غسل قدميه

یعنی حضرت علیؑ نے پھر کلی فرمائی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

قارئین محترم! آپ جانتے ہیں کہ فقہ جعفریہ کی رو سے وضو میں پیروں کا مسح کرنا ہے نہ کہ ان کا دھونا۔

پس جو لوگ شہادت ثالثہ کے جواز کیلئے مذکورہ کتاب کو بطور استدلال پیش کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ پھر وہ وضو بھی اسی طریقہ پر کریں جو اس میں لکھا ہوا ہے اور ''یومنون ببعض ویکفرون ببعض'' کے مصداق نہ بنیں۔

کتاب فقہ الرضا کے چند مندرجات جو مسلمات مذہب شیعہ کے خلاف ہیں۔

(۱) وضو میں پیروں کا دھونا جبکہ شیعہ نظریہ کے مطابق قرآن سے جو وضو ثابت ہے اس میں پیروں کا مسح کرنا ہے اور اس کتاب میں پیروں کا دھونا ذکر کیا گیا ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ امامؑ کا فرمان قرآن کے خلاف ہو؟

AQUAID-E-HAQQA

(۲) نماز شروع کرتے وقت ذکر خدا و رسول کی نیت کریں اور آئمہ میں سے کسی امام کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں (یعنی تصور کریں) جبکہ یہ نظریہ صوفیوں کا ہے کہ ''نماز پڑھتے ہوئے مرشد کو سامنے رکھیں'' مذہب آل محمد ایسے باطل نظریات سے پاک ہے۔

(۳) مردار کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

(۴) معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) قرآن پاک کا جز نہیں اور اس قسم کے اور بھی کئی مطالب ہیں جو آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے فرامین کے خلاف ہیں۔

پانچواں شبہ اور اس کا جواب:

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں نقل کرتے ہیں۔ قال الحلبی له اسمی الائمة فی الصلوة: قال اجملهم۔ (یعنی) امام باقرؑ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں تمام

آئمہؑ کا نام لے سکتا ہوں تو حضرت نے فرمایا اجمالی طور پر سب کا نام لو اور خوبصورت کر کے نام لو۔ تشہد میں کہو اشھد ان علی بن ابی طالب و اولادہ المعصومین حجج اللہ ۔ یہ مختصر تشہد ہے۔

جو کہ شہادتین کے بعد امام باقرؑ نے ارشاد فرمایا ہے (ہمارا مشن صفحہ ۲۶)

جواب: مذکورہ روایت کا ترجمہ کرنے میں خیانت فاحش کی گئی ہے کیونکہ سوال (اسمی الآئمۃ فی الصلوٰۃ) ہے جس کا ترجمہ ہے کیا میں نماز میں آئمہ کا نام لے سکتا ہوں تو جواب میں امامؑ نے فرمایا (اجملھم) ان کو اجمال میں رکھو یعنی مجمل انداز میں ذکر کرو (تفصیل سے نہ کرو) صاحبان علم و دانش از راہ انصاف ہمیں بتائیں کہ امامؑ کے فرمان (اجملھم) کے ترجمہ میں یہ کہنا کہ ''خوبصورت کر کے نام لو'' تشہد میں کہو اشھد ان علی ابن ابی طالب و اولادہ...... الخ'' یہ کس لغت کی کتاب سے لیا گیا ہے؟.......... جبکہ اس اجمال سے امامؑ کا مقصود فقط صلوٰت کا پڑھنا ہے گویا امام آپ فرماتے ہیں تمہارے لئے تفصیل مناسب نہیں بلکہ صلوٰت کے ذریعہ اجمالی تذکرے پر اکتفا کرو کیونکہ اگر امامؑ کی مراد اس اجمال سے وہی تفصیل ہوتی جو ان لوگوں نے مذکورہ عبارت میں لکھی ہے تو پھر امامؑ نے جہاں بھی تشہد کی عبارت تعلیم دی ہے وہاں وہ ان اسماء کا تذکرہ ضرور کرتے اور نبی اکرمؐ سے لیکر آخری معصوم تک سب ہی بڑے اچھے طریقے سے ان اسماء کا تشہد میں ذکر فرماتے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ احادیث کی کتابوں میں صلوٰت تو ہر جگہ منقول ہے جو اجمالی انداز ہے لیکن ان اسماء مبارکہ کی تفصیل کہیں بھی منقول نہیں۔

چھٹا شبہ اور اس کا جواب:

حضور اکرمؐ کا ارشاد پاک ہے ''انا و علیؑ من نور واحد'' یعنی میں اور علیؑ ایک نور کے دو ٹکڑے ہیں۔ پس جب نماز میں ایک ٹکڑے کی شہادت کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا کیوں نہ ہو؟

جواب: یہ صحیح ہے کہ نبیؐ و علیؑ ایک نور کے دو حصے ہیں لیکن اس سے یہ ثابت کرنا کہ جب ایک

ٹکڑے کا ذکر ہوتو دوسرے کا بھی ہونا چاہئے یہ قیاس باطل ہے۔ کیونکہ اگر یہ قیاس صحیح ہوتو ضروری ہے کہ علیؑ کو بھی مثل رسولؐ، رسول مانا جائے کہ وہ برابر کا ٹکڑا ہے حالانکہ یہ باتفاق علماء بلکہ تمام اہل اسلام کے نزدیک غلو یعنی کفر ہے اور حضرت علیؑ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ آنحضرت کے فرمان ''لا نبی بعدی'' کے اعتقاد پر کامل رہے۔

چنانچہ سرکار علامہ سید محمد سبطین سرسویؒ وجوب شہادت ثالثہ دراذان کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں فرماتے ہیں:

عبادات تماماً توقیفی ہیں۔ عبادت میں ہم وہی ذکر کر سکتے ہیں جو خدا اور رسولؐ نے بتلایا ہے رسولؐ کو بھی اپنی طرف سے دخل دینے کا حق نہیں ہے: **ثم جعلنک علیٰ شریعة من الامر فاتبعھا**''۔ اذان تمام اہل اسلام میں مقدمہ عبادت یعنی صلوٰۃ ہے۔ نماز ہم وہی پڑھ سکتے ہیں جو خدا نے بتلائی ہے اور رسولؐ نے سکھائی ہے۔ اذان میں بھی ہم وہی کہہ سکتے ہیں جو خدا اور رسولؐ نے بتلایا ہے اور وہی کہتے ہیں۔ اگر اذان میں خدا اور رسولؐ نے اشھد ان علیا ولی اللہ کہنا فرض کیا ہوتا تو کوئی شیعہ تو کیا سنی بھی ترک نہ کر سکتا تھا اور اگر کرتا تو حی علیٰ خیر العمل کی طرح ترک کرنے پر بدعتی کہلاتا بلکہ عقلاء جانتے ہیں کہ زمانہ رسالت میں تو اس اعلان کا کوئی مطلب ہی نہ تھا کیونکہ قدرت نے اعلان ولایت بموقع خم غدیر کرایا ہے اسی لئے کوئی تاریخ ثابت نہیں کر سکتی کہ اسلام میں جب اذان دینی شروع ہوئی تو اس میں شہادت ولایت علیؑ کا ذکر کروجوباً ہوتا تھا یعنی کبھی ترک نہ ہوتا تھا۔

''ملخص از مقالہ'' سرکار علامہ سید محمد سبطین سرسویؒ

منقول از رسالہ البرہان ستمبر ۱۹۴۵ء دفتر البرہان محلہ سیداں لودیانہ (ہندوستان)

AQUAID-E-HAQQA

لمحہ فکریہ

پس جب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ نہ حضورؐ سرور کائنات نے پڑھی نہ کسی امام نے اور زمانہ پیغمبر سے آج تک تمام آئمہ معصومین علیہم السلام اور مجتہدین وفقہاء رضوان اللہ علیہم یہی مروج تشہد لکھتے اور پڑھتے رہے ہیں تو کیا ان لوگوں کی وہ نمازیں جنہیں وہ ان کی تعلیمات کے مطابق ادا کرتے رہے ہیں وہ سب باطل ہونگی اور جو لوگ آج اس کا پرچار کر رہے ہیں ان کا اپنے بزرگان کے بارے میں کیا خیال ہے کیا ان سب کی نمازیں اکارت جائیں گی۔

الآثم والا ثیم

اختر حسین نسیم

AQUAID-E-HAQQA

حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

جس میں آپؑ نے غالیوں کی مذمت فرمائی ہے، چنانچہ شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں

وکان الرضاؑ یقول فی دعائه اللهم انی ابرء الیک من الحول والقوة ولاحول ولاقوة الا بک اللهم انی ابرء الیک من الذین قالوا فینا مالم نعلم فی انفسنا اللهم لک الخلق و منک الامر وایاک نعبد وایاک نستعین اللهم انت خالقنا وخالق ابائنا الاولین والآخرین اللهم لا یلیق الربوبیة الابک ولا تصلح الالهیة . الا لک فالعن النصاری الذین صغروا عظمتک والعن المضاهئین لقولهم من بریتک اللهم انا عبیدک وابنا عبیدک لا نملک لا نفسنا ضراً و لانفعاً ولا موتاً ولا حیوٰة ولا نشوراً اللهم من زعم ان لنا الخلق ولنا الرزق فنحن الیک عنه برائة کبرائة عیسیٰ بن مریم عن النصاریٰ اللهم ان لم ندعهم الیٰ ما یزعمون فلا تواخذنا بمایقولون واغفرلنا مایزعمون ربّ

لا تذر علی الارض من الکفرین دیاراً انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجراً کفاراً۔

اور حضرت امام رضا علیہ السلام اپنی دعا میں عرض کیا کرتے تھے۔ الٰہی میں تیری درگاہ میں اقرار برائت کرتا ہوں قوت اور طاقت سے، قدرت وقوت تیرے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہے خدایا میں تیرے سامنے اقرار بیزاری کرتا ہوں اور ان لوگوں سے جو ہمارے بارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو ہم اپنے نفسوں میں نہیں پاتے ہیں اے میرے اللہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی حاکم تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں الٰہا! تو ہی ہمارا اور ہمارے اجداد اولین وآخرین کا خالق ہے اے اللہ رب ہونے کی صفت تیرے ہی لائق ہے معبود ہونے کا صالح تو ہی ہے پس تو لعنت کر ان نصاریٰ پر جنہوں نے تیری عظمت کو گھٹایا اور لعنت کر ان لوگوں پر جو تیری مخلوق میں سے بعض کو تیرا مشابہ کہتے ہیں خدایا ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے بندوں کے فرزند ہیں ہم اپنے ضرر اور نفع اور موت اور زندگی اور دوبارہ زندہ ہونے پر قابو نہیں رکھتے۔ اے میرے اللہ جس شخص کا زعم باطل یہ ہے کہ ہم پیدا کرتے ہیں اور ہم روزی دیتے ہیں تو ہم اس سے اسی طرح بیزار ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے خدایا ہم نے ان کو دعوت نہیں دی ہے اس عقیدہ کی طرف جو انکا گمان ہے خدایا تو ان کی باتوں کا ہم سے مواخذہ نہ کرنا اور ان کی بدگمانیوں کو ہم سے معاف رکھ۔ اے میرے رب تو زمین پر کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ کہ اگر تو ان کو زندہ چھوڑیگا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور سخت کافر اور بدکار ان کی اولادیں ہونگی۔

(ہدیہ جعفریہ ترجمہ عقائد شیخ صدوقؒ صفحہ نمبر ۹۰-۹۱ مترجم مولانا شیخ محمد اعجاز حسن بدایونی پروفیسر مدرسۃ الواعظین لکھنؤ مطبوعہ: مطبع اثنا عشری دہلی ۱۳۴۷ھ ق

AQUAID-E-HAQQA

(1)

توقیع مبارکہ امام زمانہ علیہ السلام

ابو الحسن علی بن احمد الدلال القمی قال: اختلف جماعة من الشیعة فی ان اللہ عزوجل فوض الی الآئمہ صلوت اللہ علیہم ان یخلقوا ویرزقوا. فقال قوم ھذا محال لایجوز علی اللہ تعالیٰ لان الاجسام لایقدر علی خلقھا غیر اللہ عزوجل وقال آخرون بل اللہ اقدر الآئمة علیٰ ذالک وفوض الیھم فخلقوا ورزقوا. و تنازعوا فی ذالک نزاعاً شدیداً فقال قائل ما بالکم لا ترجعون الی ابی جعفر محمدؒ بن عثمان فتسئلوہ عن ذالک لیوضح لکم الحق فیہ. فانہ الطریق الی صاحب الامرؑ. فرضیت الجماعة بابی جعفر و سلمت واجابت الیٰ قولہ فکتبوا المسالة و انفذوھا الیہ. فخرج الیھم من جھتہ توقیع نسختہ "ان اللہ تعالیٰ ھو الذی خلق الاجسام وقسم الارزاق لانہ لیس. بجسم ولاحال فی جسم لیس. کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر. و اماالآئمة علیھم السلام. فانھم یسئلون اللہ تعالیٰ فیخلق ویسئلونہ فیرزق ایجاباً لمسئلتھم و اعظاماً لحقھم.

AQUAID-E-HAQQA

ابوالحسن علی بن احمد دلال قمیؒ بیان کرتے ہیں کہ شیعوں کے ایک گروہ میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے خلق و رزق کا معاملہ ائمہ علیھم السلام کے سپرد کر دیا ہے؟ کچھ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ یہ امر محال ہے اور خداوند تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی بھی اجسام کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہے اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کاموں کو آئمہؑ کے سپرد کر دیا ہے پس وہی پیدا کرتے ہیں اور رزق بھی دیتے ہیں۔ یہ اختلاف جب شدت اختیار کر گیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا تم لوگ آپس میں کیوں جھگڑتے ہو نائب امام زمانہؑ جناب ابوجعفر محمد بن عثمان کی طرف رجوع کیوں نہیں کر لیتے تا کہ حق و حقیقت واضح

وشیعتی. حتی یظهر علیٰ هذا التوقیع الکل من الموالی لعل الله عزوجل یتلافا هم فیرجعون الی دین الله الحق. وینتهون عما لایعلمون منتهی امره و لایبلغ منتهاه. فکل من فهم کتابی ولا یرجع الی ما قد امرته و نهیته وقد حلت علیه اللعنة من الله و ممن ذکرت من عباده الصالحین.

اے محمد بن علی خداوند متعال اپنی صفت بیانی سے بلند وعظیم ہے اوراس کی ذات پاک وپاکیزہ ہے اور وہی لائق تعریف ہے ہم اس کے علم اوراس کی قدرت میں اس کے شریک نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا جیسا کہ وہ خود قرآن پاک میں فرماتا ہے ''اے رسول کہہ دو آسمانوں اور زمینوں میں سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کوئی غیب نہیں جانتا'' میں اور میرے آباؤاجداد چاہے وہ اولین میں سے ہوں (جیسے) حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور تمام انبیائے ماسلف۔ یا آخرین میں سے (جیسے) حضرت محمدؐ رسول اللہ اور حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے علاوہ باقی آئمہ جو میرے زمانے تک گزر چکے ہیں اللہ کی ان سب پر رحمتیں ہوں۔ (ہم) سب اللہ کے (برگزیدہ) بندے ہیں۔ (اور) خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی اس کی زندگی تنگی میں بسر ہو گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا محشور کرینگے۔ وہ کہے گا اے پروردگار جب میں (دنیا میں) دیکھنے والا تھا تو تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ ارشاد ہوگا اس طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں اور تو نے انہیں بھلا دیا تھا اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا گیا ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

اے محمد بن علی: شیعوں میں سے ان جاہل اور احمق لوگوں نے ہمیں بہت دکھ اور اذیت دی ہے جبکہ ایسے جاہلوں کے دین سے تو مچھر کا پر بھی زیادہ وزنی ہے میں اس اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور وہی گواہ ہونے کی حیثیت سے کافی ہے اور میں اللہ کے رسول حضرت محمدؐ اور تمام ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور خود تجھے اور ان لوگوں کو جن تک میری یہ تحریر پہنچے گواہ بناتا ہوں (اس بات پر) کہ میں ہر اس شخص سے

خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول کی برات چاہتا ہوں جو یہ کہے کہ ہم غیب جانتے ہیں اور اللہ کے ملک میں اس کے شریک ہیں یا ہمیں ایسے مقام پر فائز سمجھے جو خدا کو پسند نہیں ہے اور جس مقام و منصب کیلئے خدا نے ہمیں خلق نہیں کیا۔ اور وہ وہی مقام ہے جسے میں اپنے خط کی ابتدا میں بیان کر چکا ہوں اگر کوئی شخص اس میں حد سے تجاوز کرے (تو ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں) اور میں تمھیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جس سے ہم بری و بیزار ہوں اس سے خدا اور اس کے ملائکہ اور رسول و اولیاء سب بیزار و بری ہیں اور میری یہ توقیع تمہاری اور ہر سننے والے کی گردن میں میری امانت ہے (اور تم پر لازم ہے) کہ اسے ہمارے محبوں اور شیعوں سے مخفی نہ رکھو۔ یہاں تک کہ ہماری یہ توقیع ہمارے تمام شیعوں اور موالیوں پر واضح و ظاہر ہو جائے۔ شاید کہ خدائے تعالیٰ (اس کے ذریعے) ان کو ہدایت کر دے اور وہ دین حق کی طرف لوٹ آئیں اور جس شی کی حقیقت و انتہا کو وہ نہیں جانتے اس سے باز آ جائیں جبکہ اس کی حقیقت کی انتہا تک پہنچا بھی نہیں جا سکتا: پس جو کوئی میرے اس خط کو سمجھ لے اور ہمارے (حکم) امر و نہی کی طرف نہ لوٹے تو اس پر خدا کی لعنت ہو اور ان نیک بندوں کی لعنت ہو جن کا میں نے اس خط میں ذکر کیا ہے۔

AQUAID-E-HAQQA

احتجاج طبرسیؒ جلد۲ صفحہ۳۷۴ ''مطبوعہ'' سعید: مشہد مقدس

مولفہ: ابو منصور احمد بن علیؒ

تمام مومنین بالخصوص واعظین اور مبلغین کیلئے
احادیث معصومین علیہم السلام کا ایک انمول مجموعہ

فضائل و خصائل شیعہ

AQUAID-E-HAQQA

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای حسین غفاری قم المقدسہ

ترجمہ و تشریح: حجۃ الاسلام اختر حسین نسیم

ہدیہ: ۷۵ روپے

ملنے کا پتہ: جامعہ مصباح العلوم الجعفریہ
حسین آباد (سوتری وٹ) ملتان

جو شخص کسی طالب علم کی ایک ٹوٹے ہوئے قلم سے بھی اعانت کرے گا
تو خدا اسکو ستر مرتبہ خانہ کعبہ کے تعمیر کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا (فرمان حضرت علی علیہ السلام)

علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کی عظیم نشرگاہ

جامعہ عربیہ مصباح العلوم الجعفریہ محلہ حسین آباد (سوتری وٹ) ملتان ایک عرصہ سے تحریر و تدریس کے ذریعہ مذہب وملت کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

مدرسہ میں اس وقت تقریباً تیس طلبہ علوم اہلبیت علیہم السلام کے حصول میں مصروف ہیں۔

مسافر طلبہ کے قیام وطعام وکتب اور طبی سہولیات وغیرہ کے اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔

جبکہ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی کے ذرائع نہیں صرف اہل خیر مومنین کے تعاون سے یہ ادارہ چل رہا ہے۔

مخیر مومنین سے اپیل ہے کہ اپنے حقوق واجبہ مستحبہ (خمس، زکوۃ، فطرہ، صدقہ، خیرات وغیرہ) کے ذریعہ اس دینی ادارہ کی اعانت فرمائیں اور شیعیانِ آل محمد کی کفالت کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرائیں۔

حقوق واجبہ کے صرف کرنے کے لئے مراجع عظام و مجتہدین کرام کے اجازے پرنسپل صاحب کے پاس موجود ہیں۔

عطیہ جات براہ راست پرنسپل صاحب یا اکاؤنٹ نمبر 37-10998 حبیب بنک چوک شہیداں برانچ ملتان میں جمع کرائیں۔

داخلہ جاری ہے

نئے تعلیمی سال کے لئے مدرسہ میں داخلہ جاری ہے کم از کم مڈل پاس اور میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی

رابطہ: پرنسپل جامعہ عربیہ مصباح العلوم الجعفریہ حسین آباد ملتان 0333-6123353

Design & Printed By Abu Maisoon Alkitab Graphics Multan Tel:061-4589911-0300-6375837

AQUAID-E-HAQQA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَفَقَّهُوا فِي دِينِ اللهِ فَإِنَّ الْفِقْهَ مِفْتَاحُ الْبَصِيرَةِ (امام موسیٰ کاظمؑ)

ترجمہ: دین الٰہی میں سمجھ بوجھ پیدا کرو کیونکہ دین کی سمجھ بصیرت کی کنجی ہے۔

تشنگانِ علوم محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے لئے

خوشخبری

جامعہ مصباح العلوم الجعفریہ ملتان میں خصوصی تعلیمی و تربیتی کورسز **برائے پیش نماز** کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کا دورانیہ چار چار ماہ ہوگا۔ اس دورانیہ میں طلباء کو تین کورس کرائے جائیں گے۔

۱۔ تجوید و تصحیح قراءت ۲۔ فقہی احکام ۳۔ اخلاقیات

سہولیات: قیام و طعام و کتب بذمہ ادارہ ہوں گے۔ ہر پروگرام کے اختتام پر امتحان کے بعد باقاعدہ سند جاری کی جائے گی۔

ہر تین ماہ کے بعد امتحان ہوگا کامیاب ہونے والے طلبہ کو ادارے کی طرف سے سند جاری کی جائے گی

داخلہ کی آخری تاریخ 15 / فروری 2009ء آغاز یکم مارچ 2009ء

رابطہ برائے داخلہ فارم و مزید معلومات

اختر حسین نسیم مؤسس و پرنسپل جامعہ ھذا

0333-6123353 - 0333-6116615 - 0300-6850492